REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO P/GDP-3

جلد ۳۷ — شمارہ ۱۹

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ: سالانہ ۵۰ روپے، ششماہی ۲۵ روپے، ممالک غیر ۱۵۰ روپے بذریعہ بحری ڈاک، فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ ۔ ۱۲ ہجرت ۱۳۶۷ ہش ۔ ۱۲ مئی ۱۹۸۸ء

16-5-88

صد سالہ جشن تشکر میں صرف ایک سال باقی ہے

نمائش گاہوں کی تیاری اور دوسرے کاموں کی تقسیم اور مرتب کرنا آج کی اہم ضرورت ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۸۸ء بمقام مسجد فضل لندن

مرتبہ:- مکرم اخلاق احمد صاحب انجم لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کو اب تقریباً ایک سال باقی ہے کیونکہ جماعت احمدیہ کا جو باقاعدہ بیعت کے ذریعہ اعلان فرمایا گیا اس لحاظ سے ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو جماعت احمدیہ کے سو سال پورے ہوں گے تو نئی صدی کا آغاز ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو ہوگا اس سے پہلے بہت سے ایسے کام کرنے والے ہیں جن کے متعلق فکر بڑھتا جارہا ہے اگرچہ جماعتیں ہر لحاظ سے کوشش کر رہی ہیں لیکن جہاں تک جماعت کے اندر تفصیلی طور پر پروگرام کی اطلاع دینے کا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں ابھی کمزوری ہے۔ فرمایا بہت سے منصوبہ بنانے والے کمیشن بٹھائے گئے سالہا سال سے انہوں نے غور کیا اور منصوبے تیار کیئے ان پر باہم بیٹھ کر مزید غور کیا اور یہ غور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے وقت سے شروع ہے اور بہت لمبی محنت آپ نے اس میں فرمائی اور بڑی تفصیل سے ان منصوبوں کا جائزہ لیا جو آئندہ صدی کے لئے بطور تشکر سوچے جارہے تھے اور اس کے بعد ان کو POLISH کرنے کے لیئے مختلف ملکوں میں کمیٹیاں بٹھائی گئیں کہ وہ اپنے اپنے حصے پر غور کریں اور یہ جائزہ لیں کہ ملکی لحاظ سے کس حد تک مزید پہلو منصوبے میں شامل ہونے چاہیئں۔ اور ملکی لحاظ سے کام کی ذمہ داریاں کیسے بانٹی جائیں۔ بیرون پاکستان ایک الگ کمشن قائم کیا گیا جو بیرون پاکستان کے کام کو مجتمع کرے۔ یہ سارے منصوبوں کے مختلف پہلو بہت حد تک آخری شکل اختیار کر چکے ہیں اور کمیٹیاں ہر لحاظ سے مسلسل محنت کر رہی ہیں۔

فرمایا ابھی تک جماعت کو ان منصوبوں سے آگاہ نہیں کیا گیا اور جس حد تک کام کی ذمہ داریاں بانٹے کا تعلق ہے اس لحاظ سے جتنے احباب جماعت کو ان منصوبوں کے عملی کاموں میں شامل کرنا چاہیئے تھا اتنے ابھی تک شامل نہیں کئے گئے

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۶۷ ہش / دسمبر ۱۹۸۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۰ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پرنور بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں اور بابرکت ماہ رمضان المبارک میں حضور انور ہر روز ہفتہ تا اتوار نماز ظہر سے قبل ڈیڑھ گھنٹہ پر معارف درس قرآن کریم دے رہے ہیں۔ الحمدللہ

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

٭ ۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔

٭ ۔ رمضان المبارک میں روزانہ بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں درس قرآن مجید کے سلسلہ میں سورۃ ۱۰ تا ۱۹ رمضان المبارک محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے سورۃ نور تا سورہ عنکبوت کا درس دیا اور مورخہ ۲۰ رمضان سے مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ سورۃ الروم تا سورۃ جاثیہ کا درس دے رہے ہیں جو ۲۹ رمضان تک جاری رہے گا۔ اسی طرح اس مبارک مہینہ میں بعد نماز فجر مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ میں درس حدیث کا سلسلہ بھی جاری ہے مسجد مبارک میں پہلے عشرہ میں مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے اور دوسرے عشرہ میں مکرم مولانا عبدالحق صاحب فضل نے درس دیا۔ اب آخری عشرہ میں مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب درس دے رہے ہیں جبکہ مسجد اقصیٰ میں پہلے عشرہ میں مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے اور دوسرے عشرہ میں مکرم مولوی سید وسیم احمد صاحب مجیب بشیر نیپالوری نے درس دیا اور اب آخری عشرہ میں مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ حدیث شریف کا درس دے رہے ہیں۔ فجزاہم اللہ خیراً۔

نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیز صاحبزادہ میاں کلیم احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کو انجینئرنگ (سال دوئم) کے امتحان میں میرٹ اور فرسٹ ڈویژن کے ساتھ نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپواکر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
۱۲؍ہجرت ۱۳۶۷ ہش

رمضان المبارک کی علتِ غائی

اسلامی عبادات کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے حی و قیوم خدا کی حقیقی معرفت حاصل کرے اور اس کی زندگی ہر پہلو سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے احکام کے تابع ہو۔ اصلاحِ نفس کی اسی روحانی کیفیت کو قرآنی اصطلاح میں تقویٰ اور خشیت الٰہی کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے اور ماہ رمضان المبارک کی جسمانی ریاضت اور مجاہدات کی علتِ غائی بھی انسان میں یہی پاکیزہ تبدیلی پیدا کرنا قرار دی گئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ (البقرہ ۱۸۴)

ترجمہ:۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر اسی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی اُمتوں کے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے (ان روزوں کی اصل اور بنیادی غرض یہ ہے کہ) تا تم تقویٰ اختیار کرو (یعنی روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو)

واضح رہے کہ قرآنی اصطلاح میں متقی اُس شخص کو کہتے ہیں جس کی زندگی خدا اور اس کے رسول کی مرضی و احکام کے تابع ہو۔ ایک انسان کے دل میں جب اللہ تعالیٰ کا حقیقی خوف اور اس کی خشیت پیدا ہو جاتی ہے تو وہ ہر کام میں رضاء الٰہی کو مقدم رکھتا ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ طبعی طور پر اس کے دل میں بدیوں سے نفرت اور نیکیوں کی طرف رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس جہت سے روزہ جہاں انسان کو باہمی محبت و اخوت، مساوات و مواسات، محنت اور ایثار کی برداشت، اطاعت و فرمانبرداری، صبر و استقامت، نظم و ضبط کی پابندی، خود اعتمادی و معتدل مزاجی، فروتنی و انکساری، اور حقوق اللہ و حقوق العباد کی ادائیگی وغیرہ ان گنت قیمتی جوہروں سے آراستہ کرتا ہے وہاں تکبر و انانیت، بدعہدی و بداعتمادی، کذب بیانی اور دھوکہ دہی، اسراف و نفس پروری، بے رحمی و سنگدلی اور بے حیائی و بدزبانی جیسے بے شمار اخلاقی جرائم سے بھی پاک کر دیتا ہے۔ ماہ رمضان المبارک کی یہی وہ علتِ غائی ہے جسے "لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ" کے پُر حکمت قرآنی الفاظ میں کمال جامعیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اسی علتِ غائی کی تشریح حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بایں الفاظ فرمائی ہے:

اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ (بخاری)

یعنی جب ماہ رمضان المبارک کا آغاز ہوتا ہے تو تقویٰ و خشیت الٰہی کے نتیجہ میں نیکیوں کے بے شمار مواقع حاصل ہونے کی وجہ سے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور بدیوں کے ارتکاب سے طبعی نفرت پیدا ہو جانے کے باعث دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ ماہ رمضان المبارک کی یہ علتِ غائی تقاضا کرتی ہے کہ ہم ان کی روحانی کیفیات کو اس ماہ مقدس تک ہی محدود نہ رہنے دیں بلکہ سال کے باقی گیارہ مہینوں میں بھی انہیں قائم و دائم رکھیں کیونکہ ہم نے وقت کے جس مامور کے مقدس ہاتھ میں ہاتھ دے کر عہد بیعت باندھا ہے اُس نے اپنی بعثت کا اوّلین مقصد ہی یہ قرار دیا ہے کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے۔ تقویٰ ہونا چاہیئے۔۔۔۔۔۔ اگر تم تقویٰ کرنے والے ہو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہو گی۔ پس تقویٰ اختیار کرو۔" (الحکم ۱۷؍جنوری ۱۹۰۳ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں عنقریب اختتام پذیر ہونے والے رمضان کے بابرکت مہینے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے اور اس کی روحانی کیفیات کو اپنی زندگیوں میں اسی رنگ میں رنگین کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خورشید احمد انور)

اسیرانِ راہِ مولیٰ کیلئے تحریکِ دعائے خاص

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ پاکستان کے مختلف شہروں میں متعدد احمدی اسیرانِ راہ مولیٰ قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں یہ تمام افراد احباب جماعت احمدیہ کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ایسے سب احباب کی مخلصی اور نجات کی تدبیروں کو کامیاب کرے، اور ان سب احباب کو استقامت کے ساتھ قربانی پیش کرنے کی توفیق دے، اور اپنی جناب سے ان قربانیوں کو قبول کر کے ان تمام احباب کو اپنے بے پناہ فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔

یاد رہے کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان اسیران راہ مولیٰ کیلئے خصوصی دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ "ان کو دعاؤں میں یاد رکھنا ہمارا فرض ہے ان کے ذکر کو زندہ رکھنا ہمارا فرض ہے۔۔۔۔"

سکھر کے محترم پروفیسر ناصر احمد صاحب قریشی، محترم رفیع احمد صاحب قریشی۔ ساہیوال کے مکرم رانا نعیم الدین صاحب مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ مکرم ملک محمد دین صاحب، مکرم محمد حاذق صاحب، مکرم عبدالقدیر صاحب، مکرم نثار صاحب نیز کوئٹہ کے مکرم عبدالرحمن خان صاحب مکرم عبدالماجد خان صاحب مکرم ظہیر الدین صاحب بابر، مکرم رفیع احمد صاحب فاروقی اور خوشاب کے مکرم ملک محمد جہانگیر جوئیہ صاحب ایڈووکیٹ اور متعدد دیگر احباب جن کے ناموں کی فہرست بڑی طویل ہے۔ احباب ان تمام اسیرانِ راہِ مولیٰ کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں [illegible]

عید مبارک باد

وہی عید ہے میرے ہم نوا!
میرے ہم سفر! میرے دل ربا!
چھوئے جس میں کنگرۂ عرش کو
میرے دل سے نکلی ہوئی ندا

چھوئے جا کے گنبدِ عرش کو
کرے تر بتر وہاں فرش کو
جو ہو ایک درد بھری صدا
اُٹھے دل کی دنیا سے وہ گھٹا

میرے خون دل میں رچی ہوئی
میرے آنسوؤں میں بسی ہوئی
مری روحِ بسمل کی گرم آہ
مری آرزو، مری التجا

وہاں کچھ رفیق عزیز ہیں
جو خدا تعالیٰ کے حفیظ ہیں
وہ بلند ہمت و باصفا
وہ جو قید و بند میں ہیں پڑے خدا

انہیں رستگاری نصیب ہو
وہ گھڑی الٰہی قریب ہو!
کہ ہوں ختم ساری یہ کلفتیں!
دلِ زار پائے مرا شفا!

انہیں عید مبارک صیام ہو!
اور قبولِ شب کا قیام ہو!
ہاں! پسند درود و سلام ہو!
ملے عرش سے انہیں یہ جزا!

ہاں! پھر عید کو بھی دوام ہو
یہ جہاں جنت مقام ہو
رہے حق کا پھر چرچا بھی عام ہو
ہو قبول یارب! مری دعا

محتاجِ دعا:۔ عبدالرحیم راٹھور۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

روح پرور مجالسِ علم و عرفان

مرتبہ:۔ محترمہ ثریا غازی صاحبہ لندن

سوال:۔ کیا وحی اور الہام کیلئے ضروری ہے کہ حضرت جبرائیلؑ ہی لیکر آئیں؟

جواب:۔ فرمایا کہ اس کائنات کے نظام کا ہر حکمہ کسی نہ کسی سپریم طاقت کے تابع ہے جو خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق کام کر رہی ہے۔ حضرت جبرائیلؑ مواصلات کے نظام کے سردار ہیں لہذا اگر پیغام لانے والا کوئی اور بھی ہوگا تو وہ حضرت جبرائیلؑ کے تابع ہی ہوگا۔ اس دنیا کا بھی یہ دستور ہے کہ جتنا بڑا اور اہم پیغام ہوتا ہے اس کے مطابق بڑی اور اہم شخصیت کو اس پیغام کے پہنچانے پر فائز کیا جاتا ہے بعض پیغامات پہنچانے کیلئے سفیر خود جاتے ہیں اور اگر پیغام زیادہ اہم ہو تو ملک سے خاص وفد اس پیغام کو لیکر جاتا ہے اسی طرح انبیاء کرام کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ یہی سلوک فرماتا ہے کیونکہ دنیا کی نظر میں ان کو اعزاز بخشنے کے ساتھ ساتھ ان کا مرتبہ بلند کرنا بھی مقصود ہوتا ہے۔ نیز پیغام کی اہمیت کا تقاضہ بھی یہی ہوتا ہے کہ اسے غیر معمولی اہمیت کے ساتھ پہنچایا جائے اس لئے حضرت جبرائیلؑ خود وحی لے کر آتے ہیں لیکن فرق یہاں پر بھی ہے عام انبیاء کے لئے حضرت جبرائیل ایک شکل میں آتے ہیں اور خاص انبیاء کے لئے دوسری شکل میں خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کبوتر کی شکل میں نظر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مردِ کامل کی شکل میں بعض اوقات آنحضرتؐ نے دیکھا کہ افق سے افق تک حضرت جبرائیل علیہ السلام کا وجود پھیلا ہوا تھا اور بعض اوقات وہ ایک انسان کے برابر تھے یعنی دو دفعہ ایک سائل کی شکل میں آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنی اعلیٰ شان میں بھی آئے اور شان کے مختلف پہلوؤں میں بھی آئے لیکن ضروری نہیں کہ ہر نبی کے سامنے حضرت جبرائیل علیہ السلام اسی شان سے ظاہر ہوں۔ حضرت جبرائیل کے آنے کے رنگ کا بعض اوقات مضمون سے بھی تعلق ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس کبوتر کی شکل میں آنا عیسائیت کے پیغام میں غیر معمولی نرمی کے پہلو کو نمایاں کرتا ہے۔ کبوتر میں جلالی نہیں بلکہ جمالی شان تھی۔ الغرض تمام مواصلات کا نظام حضرت جبرائیلؑ کے سپرد ہے اور حسب مراتب اور موقعہ کی مناسبت سے فیصلہ کیا جاتا ہے کہ پیغام کون لیکر جائیگا اور کس شکل میں لیکر جائے گا۔

سوال:۔ ہڑتال کے متعلق اسلام کیا حکم دیتا ہے؟

جواب:۔ فرمایا کہ ابتدا میں تو جماعت احمدیہ کا موقف یہ تھا کہ ہڑتال ایک قسم کی بغاوت کا رنگ رکھتی ہے لہذا جماعت احمدیہ کو اس میں حصہ نہیں لینا چاہیئے لیکن اب تمام حکومتوں نے ہڑتال کو قانوناً جائز قرار دے کر تمام UNIONS کو نہ صرف پاکستان میں بلکہ تمام دنیا کی ASSOCIATIONS کو اس کا حق دے دیا ہے اس لیے نئے حالات کی روشنی میں جماعت احمدیہ کا موقف بھی مختلف ہوگا۔ اب وہ ہڑتال جسے عدالت خلاف قانون قرار دے دے اس میں احمدیوں کو حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ لیکن وہ ہڑتال جسے عدالت خلاف قانون قرار نہ دے اس میں اگر احمدی حصہ لے بھی لے تو وہ قانون شکنی نہیں کرتا۔ اس کے علاوہ ہر شخص کا ذاتی حق بھی ہے۔ اگر کوئی شخص ہڑتال میں اپنے ذاتی نظریات کی وجہ سے حصہ نہ لینا چاہے تو یہ اس کا بنیادی حق ہے اس کو مجبور کرنے کا کسی کو حق نہیں کہ وہ ضرور ہڑتال میں حصہ لے۔ آج کل زیادہ تر جھگڑوں کی بنیاد یہی ہے کہ اپنی ہڑتال کو ناکام ہوتا دیکھ کر دوسروں کو زبردستی شامل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جو کہ غلط ہے۔

سوال:۔ اگر عید اور جمعہ اکٹھے آ جائیں تو انہیں الگ الگ پڑھنا چاہیئے یا دونوں کی نماز اکٹھی پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:۔ فرمایا کہ دونوں طریق درست ہیں۔ جب عید اور جمعہ کو اکٹھے ملا کر پڑھ لیا جائے تو نماز ظہر الگ پڑھ لی جاتی ہے۔ لیکن ایک استنباط یہ بھی ہے کہ چونکہ ظہر کی نماز جمعہ میں داخل ہو جاتی ہے اور جمعہ عید کے ساتھ پڑھنے کے بعد ظہر کی نماز پڑھنی ضروری نہیں۔ ایک دفعہ احمدیت کی تاریخ میں ایسا بھی ہوا ہے ورنہ اس سے پہلے خلفاء یہ فیصلہ کیا کرتے تھے کہ جمعہ اور عید ملا کر ادا کیے جائیں یا علیحدہ علیحدہ۔ جب اکٹھے ادا ہوتے تو نماز ظہر الگ پڑھی جاتی تھی لیکن ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ایک تیسرے پہلو کے مطابق ظہر کی نماز کو بھی عید اور جمعہ میں شامل کر دیا اس پر لوگوں نے خوب شور مچایا۔ چنانچہ علماء کے حوالے نکال کر ثابت کیا کہ اگر کوئی شخص ظہر کو جمعہ میں مدغم سمجھتا ہے تو اس کا حق ہے کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ اگر جمعہ پڑھ لیا تو ظہر بھی ہو گئی۔ یہ کوئی خلافِ شریعت واقعہ نہیں ہوا۔ اس لئے شور مچانے کا کوئی جواز نہیں اور یہ طریقہ درست ہے اور یہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا موقف تھا۔ عام طور پر جو طریقہ مستحسن سمجھا جاتا ہے یا جس کو مستحب یا رائج طریق کہا جاتا ہے وہ یہی ہے کہ اگر جمعہ اور عید کو ملا کر پڑھ لیا جائے تو ظہر کی نماز الگ پڑھ لی جائے کیونکہ ایسے لوگوں کو جو اس ابہام کو سمجھنے کی استطاعت نہیں رکھتے، غیر ضروری طور پر فتنے میں نہ ڈالا جائے۔

سوال:۔ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنے والے شخص کے لئے کیا روزہ رکھنا ضروری ہے۔

جواب:۔ فرمایا کہ ہاں! یہ ضروری ہے۔ ویسے اگر کوئی شخص اعتکاف کرنا چاہے تو اس کے لئے روزے کی شرط نہیں لیکن رمضان کے آخری عشرہ میں روزہ کے بغیر اعتکاف نہیں ہو سکتا۔

سوال:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش PARTHENOGENESIS کا نتیجہ ہے اور ایسی پیدائش والے لوگ میڈیکل حقائق کے مطابق آئندہ نسل پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ ایسے لوگوں کا دعویٰ کہاں تک درست ہے جو اپنے آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اولاد میں سے بتاتے ہیں؟

جواب:۔ فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شادی کرنے اور بچے پیدا کرنے کا کوئی تاریخی ثبوت ہمارے پاس نہیں۔ ایسے دعویٰ کرنے والے زبانی دعوے کرتے ہیں اور کوئی ٹھوس ثبوت مہیا نہیں کر سکتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حتمی طور پر آج تک کسی نے یہ بات ثابت نہیں کیا کہ آپ کی پیدائش PARTHENOGENESIS کے نتیجے میں ہوئی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اور بات کے نتیجہ میں ہوئی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے اسرار مخفی در مخفی ایسے بھی ہو سکتے ہیں جن پر ابھی تک انسان کی نظر نہ پڑی ہو۔ کوئی شخص اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ قانونِ قدرت کے تابع ایسی تخلیق کرنے پر قادر ہے جو معمولی سے ہٹ کر ہو۔ اس لئے یہ نتیجہ نکال لینا کہ آپ کی پیدائش لازمی طور پر PARTHENOGENESIS کے نتیجے میں ہوئی ہے۔ اس لئے آپ پیدائش کرنے کے اہل نہیں تھے

خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ۔

(الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۲ء)

پیشکش:۔ گلوب ربر مینوفیکچررس ۲۸ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

فون:۔ 27-0441

گرام:۔ GLOBEXPORT

میرے نزدیک درست نہیں۔ یہ ایک ایسا عیب ہے جسے انبیاءؑ کی طرف منسوب کرنے کو میری طبیعت قبول نہیں کرتی اور کسی کی طبیعت اسے قبول کرتی ہے تو عیب لگانے سے پہلے وہ اسباب کا ثبوت مہیا کرلے۔ میرے خیال میں آپ کی اولاد اس زمانہ میں اس لئے نہیں ہوئی ہوگی کہ انہوں نے شادی نہ کی ہوگی۔ شادی نہ کرنے کے نتیجے میں اولاد کا نہ ہونا دوسری بات ہے اور شادی کر کے اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ ہونا دوسری بات ہے اور شادی کر کے اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ ہونا اور بات ہے۔ فرمایا کہ میرے ذاتی خیال میں وجہ یہی ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ نازل ہوں گے تو وہ شادی کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شادی کرنے اور اولاد پیدا کرنے کا خاص طور پر ذکر کرنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ پہلے مسیح نے ایسا نہیں کیا تھا۔ کم از کم میں نے یہی نتیجہ نکالا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نہ شادی کی اور نہ ہی بچے پیدا کئے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمادیا کہ جب آپ کی تمثیل آئیگی تو وہ مسیح شادی بھی کرے گا۔ اور اس کے اولاد بھی ہوگی۔ تاکہ کوئی اسبات پر اعتراض نہ کرے کہ پہلے نے نہیں کی تو دوسرے کو بھی مماثلت کی وجہ سے نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ (مجلس عرفان، مسجد فضل لندن ۹ راگست ۱۹۸۶ء)

سوال :- اسلام نے غلامی کو شراب اور سود کی طرح فوری طور پر ختم کیوں نہیں کیا؟

جواب :- فرمایا کہ اسلام نے غلامی کے نظام کو دو وجوہات کی بناء پر فوری طور پر ختم نہیں کیا۔ پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اس زمانے میں جنگ کا مروجہ طریق کار اور جنگی قوانین کے مطابق جب دو فریق ایک دوسرے کے خلاف میدان جنگ میں نبرد آزما ہوتے تو وہ ایک دوسرے کے جنگی قیدیوں کو غلام بنا لیا کرتے تھے۔ کیونکہ جنگی قیدیوں کے مسئلہ کو حل کرنے کا ان کو ایک یہی طریقہ معلوم تھا کہ جنگی قیدیوں کو مختلف گھرانوں کی نگرانی میں دے دیا جائے۔ لہٰذا اگر فریق مخالف مسلمان جنگی قیدیوں کو غلام بنا کر ان پر ہر قسم کا ظلم و ستم روا رکھتے تو مسلمانوں کے سامنے اور کوئی چارہ کار نہیں رہ جاتا تھا کہ فریق مخالف کے جنگی قیدیوں کو غلام بنا کر نہ صرف یہ کہ ان پر ظلم نہ کریں بلکہ ان سے برادرانہ سلوک کریں۔ مسلمانوں نے جنگ کی کبھی ابتداء نہیں کی لیکن جب ان کو مجبوراً مدافعانہ جنگ لڑنی پڑی تو وہ جنگی قیدیوں کو کیا کرتے اگر انہیں چھوڑ دیا جاتا تو وہ واپس جا کر دشمن کی قوت میں اضافہ کا باعث بنتے موجودہ دور کا camp اور قید خانہ کا اس وقت کوئی تصور موجود نہ تھا اور نہ ہی اقتصادی لحاظ سے ایسا کرنا ممکن تھا۔ اگر اسلام غلامی کو یکسر ختم کر دیتا تو جنگی قیدیوں کے مسئلے کا حل ان کے پاس نہیں رہ جاتا تھا۔ یہ مسئلہ ان کو انفرادی طور پر لوگوں کی نگرانی میں دے کر ہی حل ہو سکتا تھا۔ اگر ان کو غلام بنا کر نہ رکھا جاتا تو پھر لوگوں کے سپرد ان کو کیا جاتا۔ ان پر ان کا بوجھ پڑ جاتا اور بجائے اس کے کہ اس قوم کو سزا ملتی جس نے جنگ کی ابتداء کی ان لوگوں کو سزا ملتی جنہیں مجبوراً جنگ لڑنی پڑی انصاف کا تقاضہ یہی تھا کہ محدود وقت کے لئے غلامی کو برقرار رکھا جائے اسلام نے یہ شرط لگا کر کہ کوئی شخص کسی اور طریقے سے غلام نہیں بنایا جائے گا۔ غلامی کو ختم کرنے کی طرف پہلا قدم اٹھایا۔

دوسری وجہ غلامی کو فوری طور پر ختم نہ کرنے کی یہ تھی کہ اس وقت کے اقتصادی نظام کا انحصار ایک بڑی حد تک غلاموں پر پلا آتا تھا۔ غلام ان لوگوں کا اثاثہ متصور ہوتے تھے۔ صرف عرب ہی نہیں بلکہ ان ممالک میں بھی جہاں اسلام تیزی سے پھیل رہا تھا۔ یہ طریقہ رائج تھا۔ جس طرح موجودہ زمانے کا اقتصادی نظام بینکاری اور سود پر چل رہا ہے۔ اسی طرح اس زمانے کی اقتصادیات کا دارومدار غلاموں پر تھا اور سود کا نظام نہ ہونے کے برابر تھا۔ سود کے ذریعہ قرض ضرورتمند لوگوں کو ۱۲ % extend کیا جاتا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے سود کو فوری طور پر ختم کر دیا اور غلامی جس پر کہ اس وقت کی تقریباً تمام دنیا کی economy کا انحصار تھا۔ بتدریج ختم کرنے کی داغ بیل ڈالی اسلام نے غلامی کے متعلق ایسے قوانین اور اصول مقرر کر دیئے جن پر عمل کرنے سے غلامی خود بخود اپنی موت مرگئی۔

غلامی کے نظام میں بعض پہلو سخت نفرت انگیز تھے۔ اسلام نے فوری طور پر ان کی طرف توجہ کی۔ مثلاً سب سے پہلے آقا اور غلام کا رشتہ ہے۔ اسلام سے پہلے غلاموں پر شدید ظلم کیا جاتا اور ان کی حیثیت جانوروں سے بھی بدتر ہوتی تھی لیکن اسلام نے غلاموں کے حقوق مقرر کر دیئے۔ حضور نے فرمایا کہ جہاں تک مجھے علم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کوئی واقعہ ایسا نہیں ملتا جہاں ان حقوق کو نظر انداز کیا گیا ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک اپنے غلاموں سے اسلام کے نفاذ سے قبل ہی اتنا مشفقانہ اور محبت والا تھا کہ جب آپ کے ایک غلام کے والدین تلاش بسیار کے بعد اپنے بیٹے کو لینے کے لئے آئے تو آپ نے غلام کو بخوشی اپنے والدین کے ساتھ جانے کی اجازت دیدی لیکن آپ کا وہ غلام والدین کے ساتھ جانے سے انکار کر دیتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور غلامی کو والدین کے ساتھ جانے اور آزادی پر ترجیح دیتا ہے۔ قرآن کریم نے غلاموں کے ساتھ جو سلوک کرنے کا حکم دیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھا دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بتایا کہ ایک غلام کو اس طرح کا کھانا کھلاؤ جس طرح کا تم خود کھاتے ہو۔ اسی طرح کا لباس پہناؤ جس طرح کا تم خود پہنتے ہو اور ان سے کوئی ایسا کام نہ لو جس کو کرتے ہوئے تم شرم محسوس کرو کہ تمہارے مقام اور مرتبے کے خلاف ہے۔ اور کہا ہے کہ تم اپنے غلام کو بٹھا کر اس کے آگے خود کھانا پیش کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب کچھ خود کر کے دکھایا اور صحابہ کرام نے فوری طور پر آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قرآن کریم کی اس تعلیم پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کو مارنے سے بالکل منع فرما دیا تھا۔ حضرت ابو مسعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ اپنے غلام کی کسی حرکت پر ناراض ہو کر اسے مار رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید غصے میں بھری ہوئی آواز سنائی دی کہ اے ابو مسعود! تم کیا کر رہے ہو؟ اس پر مجھے فوراً ہوش آگیا اور میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کر کے عرض کی کہ اے خدا کے رسول! میں نے اس غلام کو آزاد کیا۔ اس پر آپ نے جواب دیا کہ ہاں ابو مسعود تم نے بہت اچھا کیا ورنہ تم دوزخ میں جاتے۔

بیت المقدس کے سفر میں دنیا کی نظروں نے وہ حیرت انگیز نظارہ بھی دیکھا کہ حضرت عمرؓ جیسی شان اور دبدبے والا خلیفہ جتنا وقت خود خچر پر بیٹھتا اتنے ہی وقت کے لئے غلام کو بٹھا خچر پر بٹھاتا اور جب سفر ختم ہوتا لوگ دیکھتے ہیں کہ غلام خچر پر بیٹھا ہے اور امیر المومنین اس خچر کی لگام پکڑے آگے آگے چل رہے تھے۔ کیا دنیا کی کوئی اور قوم غلاموں یا نوکروں کے ساتھ مساویانہ سلوک کی ایسی ہی مثال پیش کر سکتی ہے؟

اسی طرح حضرت علیؓ کا کپڑا خریدتے وقت یہ اصرار کہ مجھے ایک ہی طرح کے دو کپڑوں کی ضرورت ہے تاکہ میں اپنے غلام کو بھی ویسا ہی لباس پہنا سکوں جیسا کہ خود پہنوں۔

غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی مندرجہ بالا مثالیں استثنائی حیثیت کی حامل نہیں بلکہ ایک عام رواج تھا اور اسلامی تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اب میں وہ طریقے بیان کروں گا جو اسلام نے غلامی کو بتدریج ختم کرنے کے سلسلے میں اختیار کئے۔

(۱) اسلام نے غلام بنانے کے باقی تمام طریقوں کو ختم کر کے صرف خونریز جنگ کے بعد ہی غلام بنانے کا حکم باقی رکھ کر نظام غلامی کی جڑوں پر کاری ضرب لگائی۔ اس طرح غلام بنانے کو جنگ تک محدود کر دیا۔

(۲) اس وقت کے غلاموں کو یہ حق دیا کہ وہ اپنے آقا کو اتنی رقم دے کر قسطوں پر ادا کرنے کا وعدہ کر کے آزادی حاصل کرسکیں جتنی ان پر خرچ کی گئی ہے۔ اگر آقا آزادی دینے کو تیار نہیں تو ایسا غلام اسلامی شریعت کورٹ میں جا کر یہ حق لے سکتا تھا۔ بہت سے غلاموں نے اس طریقہ سے مکاتبت پر آزادی حاصل کی اور بعد میں خود کما کر اپنی قیمت قسطوں پر ادا کر دی۔

(۳) اسلام نے کوتاہیوں اور غلطیوں کی سزا کے طور پر غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم دیا۔ قرآن کریم نے تقریباً ہر سزا کا ایک حصہ غلام آزاد کرنا قرار دیا اور اس طریقے سے بے شمار غلام آزاد کئے گئے۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

(قسط اوّل)

احمدیت کا پیدا کردہ روحانی انقلاب

احمدیت نے دُنیا کو کیا دیا اور کیا اصلاحات کیں!

تقریر محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید

بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء

ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ؀ (سورۃ جمعہ :)

سب حمد و ثناء اُس خالق و مالک رب العٰلمین کے لئے ہے جس نے اس زمین و آسمان کو بنایا۔ پھر اس نے چاہا کہ وہ شناخت کیا جائے سو اس نے انسان کو پیدا کیا اور اس کے قیام و بقا اور ہدایت کے لئے سلسلہ انبیاء کو جاری فرمایا اور انہیں اپنے علم لدنّی سے نوازا۔ ایسے مقدس وجودوں میں سے حضرت آدمؑ۔ حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ اور دیگر ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام اور پھر تاج المرسلین۔ سیّد المرسلین۔ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ کی آمد سے۔ اس دنیا کی ہدایت کے لئے ایک کامل و اکمل کتاب شریعت، قرآن مجید کا نزول ہوا۔ اور حضورؐ کی ذاتِ اعلیٰ کو حضورؐ کے اخلاقِ عالیہ کو لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ قرار دے کر اس دنیا کے لئے کامل ہادی اور رہنما قرار دیا۔ حضورؐ نے جنگلوں اور بیابانوں کے اَن پڑھ اور غیر مہذب انسانوں کو با اخلاق۔ با خدا اور خدا نما انسان بنایا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے پُر آشوب زمانہ کے فتنہ و فساد کو اپنی روحانی اور دور بین آنکھ سے دیکھا۔

علم الٰہی کے مطابق آپؐ کو ملا اور آپؐ نے اُمت محمدیہ کے ہدایت پر قائم رہنے کے لئے دعائیں کیں۔ اور اُمت محمدیہ اور تمام دُنیا کے لئے جہاں کتاب اللہ کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے خود وعدہ فرمایا وہاں اُمت محمدیہ کو صراط مستقیم پر قائم رکھنے کے لئے یہ وعدہ فرمایا کہ

"اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا" (ابوداؤد)

کہ اللہ تعالیٰ اس اُمت محمدیہ میں دینِ اسلام کی تجدید کے لئے ہر سو سال میں ایک نہ ایک مجدد مبعوث کرتا رہے گا حتیٰ کہ اس فتنہ عظیمہ جسے فتنہ دجال کہا جاتا ہے اس کے استیصال اور قلع قمع کرنے کے لئے اس اُمت محمدیہ میں مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام کی آمد کو مقرر فرمایا۔ جس کے لئے قرآن مجید کی آیت

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ (سورۃ نور:)

میں وعدہ کیا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو جو تم میں سے ایمان لائے اور عمل صالح بجالائیں گے وہ ضرور ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح اس نے ان سے پہلے خلیفہ بنائے اس کے مطابق اُمت محمدیہ کا خلیفہ سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے ہونا ضروری تھا۔

حدیث بخاری شریف میں وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ کہہ کر تصریح کر دی کہ وہ تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔ اور بتا دیا کہ ہم بنی اسرائیل نہیں کہ ہمیں اس عیسیٰ علیہ السلام کی ضرورت ہو جو رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ تھا۔ بلکہ ہمارا قرآن مجید اور حضورؐ کی قوت قدسی اس قدر زبردست ہے کہ حضورؐ کی اُمت محمدیہ کی اندرونی اصلاح اور بیرونی حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے حضورؐ کا ہی اُمتی اور خادم قرآن آنا تھا۔ سو بشارات الٰہیہ اور احادیث نبویہ کے عین مطابق سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور امام مہدی بنا کر اللہ تعالیٰ نے عین وقت پر مبعوث فرمایا۔ اور آپؑ نے فرمایا ؎

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں ہوں وہ نُورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

نیز فرمایا ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

آپؑ نے تائیدِ الٰہیہ سے ایک خادم الاسلام اور خادم القرآن جماعت کی بنیاد رکھی۔ جس کا نام حضور نے جماعت احمدیہ رکھا۔

تحریک احمدیت کا قیام ایسے وقت میں ہوا جب کہ دُنیا میں عموماً اور مسلمانوں میں بھی خصوصاً نیکی۔ تقویٰ بلکہ انسانیت کے اوصاف مفقود ہو چکے تھے اور لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ وَّھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْھُدٰی

عُلَمَاءُ ھُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ کا نظارہ تھا اور مسلمان مفکر اسلام اسلام کا مرثیہ پڑھتے ہوئے نہایت دردناک لہجہ میں کہہ رہے تھے ؎

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اسکی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ اُمّت کے نگہباں!
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

اس کے ساتھ ہی اسلام دشمنوں کے نفس میں گھر چکا تھا خصوصاً عیسائیوں کے حوصلے بلند تھے اور انہیں یقین تھا کہ وہ جلد ہی عیسائیت کا جھنڈا مکہ اور مدینہ میں گاڑ دیں گے۔ ایسے نازک وقت میں سرزمین قادیان سے یہ آواز بلند ہوئی کہ

"اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول پر ایمان رکھتے ہو اور نصرتِ الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وعدہ آگیا اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بنیاد ڈالی ہے بلکہ یہ وہی صبح صادق ظاہر ہوگئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔"

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰۴)

اور آپؑ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا دَم بھرنے والے مسلمانوں کو یہ خوشخبری دی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اسلام میں تازگی کی رُوح پھونکنے اور مسلمانوں کو عہد رفتہ کی شان و شوکت سے ہمکنار کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔

آپؑ نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ میں سیّدنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آیا ہوں اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے۔ اور وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے (کرامات الصادقین)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان جمشید ساری ہاؤس صابر پور کٹک (اڑیسہ)

آپؑ وہی اسلام لے کر آئے جسے آج سے چودہ سو سال پہلے فخر کائنات سید الاولین والآخرین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو سامنے دکھایا تھا۔ مگر وہ اسلام صدیوں کے اثرات کی وجہ سے اپنی اصلی شکل میں باقی نہیں رہا تھا۔ اس لئے آپؑ کی تحریک ایک نیا اسلام سمجھ لی گئی۔

اُس وقت مسلم زعماء کی نگاہ میں بھی مسلمانوں کا سوادِ اعظم ہدایت وصداقت سے اس قدر دور جا چکا تھا کہ اگر اس وقت سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بنفس نفیس خود تشریف لے آتے تو آپؐ کے لائے ہوئے پیغام کی سخت مخالفت ہوتی۔ چنانچہ انیسویں صدی کے مشہور مسلمان، سیاسی مصلح سر سید احمد خان مرحوم لکھتے ہیں:۔

" اگر آج خدا کی توحید کا سبق دینے والا اور دنیا میں وحدت و یگانگی پھیلانے والا تھوڑی ہی دیر کے لئے ہمارے ہاں آوے اور اپنی اُمت کا حال دیکھے تو قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری اور سارے عالم کی جان ہے کہ وہ مشکل سے پہچانے گا کہ یہ اُس کی وہی اُمت ہے جس کو اُس نے توحید کا سبق سکھایا تھا۔"

(تہذیب الاخلاق جلد اول ص ۲۲۴)

اسی طرح عراق کے ایک مشہور عالم شیخ محمد رضا شیبی فرماتے ہیں:۔

اَلَا لَیْتَ شِعْرِیْ ھَاتِرِیْ رُوْحَ اَحْمَدٍ
اِذَا اطَّلَعَتْ یَوْمًا عَلَی الْکَوْنِ اَطَّلَّتِ

اگر احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح عالم بالا سے ہمارے حالات سے واقف ہو جائے یا ہمیں جھانک کر دیکھے تو معلوم نہیں ہمارے متعلق کیا رائے قائم کرے۔

وَاَکْبَرُ ظَنِّیْ لَوْ اَتَانَا مُحَمَّدٌ
لَلَاقٰی الَّذِیْ لَاقَاہُ مِنْ اَھْلِ مَکَّۃٍ

میرا گمان غالب ہے کہ آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لے آئیں تو آج بھی اس قوم یعنی مسلمانوں کے ہاتھوں انہیں اسی تکذیب اور انکار سے دوچار ہونا پڑے گا جس طرح وہ اہل مکہ کے ہاتھوں دوچار ہوئے تھے۔

عَدَلْنَا عَنِ النُّوْرِ الَّذِیْ جَاءَ نَا بِہٖ
کَمَا عَدَلَتْ عَنْہُ قُرَیْشٌ فَضَلَّتِ

کیونکہ ہم اس نورِ حق سے جس کو لے کر آپ مبعوث ہوئے تھے اس طرح منہ پھیر چکے ہیں جس طرح کہ قریش نے اس سے منہ پھیرا تھا اور وہ گمراہی کے گڑھے میں جا پہنچے تھے۔

اِذَنْ لَقَالَ لَامَنْھَجُ النَّاسِ مَنْھَجِیْ
وَلَامِلَّۃُ الْقَوْمِ الْاَوَاخِرِ مِلَّتِیْ

پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہماری زبوں حالی اور راہِ حق سے دُوری دیکھ کر فیصلہ کریں گے کہ لوگ جس ڈگر پر چل رہے ہیں وہ میرا بتایا ہوا رستہ نہیں اور آخری زمانہ کے ان لوگوں نے اپنے گلے میں مذہب کا جو طوق ڈال رکھا ہے وہ میرا مذہب ہرگز نہیں ہو سکتا۔

دَعَوْتُ اِلَی التَّوْحِیْدِ لِجَمْعِ شَمْلِکُمْ
وَلٰکِنْ اَرٰی لِلشَّمْلِ اَبَدِیْدَ الْمُشَتَّتِ

میں نے تم کو توحید کی دعوت دی تھی جو تمہارے انتشار اور افتراق کو ختم کر کے شیرازہ بندی کا موجب ہو۔ تفرقہ اور گروہ بندی سے میری دعوت کو کوئی سروکار نہ تھا۔

وَجِئْتُ رَسُوْلًا لِلْحَیٰوۃِ وَلَا اَرٰی
بِکُمْ غَیْرَ حَیٍّ فِیْ ثِیَابِ مَیِّتٍ

میری زندگی کا مقصد تھا کہ تمہارے اندر زندگی کی حرارت پیدا ہو۔ مگر میں اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں کہ تم چلتی پھرتی لاشیں ہو۔

وَحَرَّمْتُ فِی الْاِسْلَامِ مِنْ بَعْدِ حِلِّھَا
مَسَاوِیَ عَادَتْ بَعْدَ حِیْنٍ فَحُلَّتِ

اسلام سے قبل منکرات اور فواحش کو حلال سمجھا جاتا تھا۔ لیکن میں نے اسلام میں انہیں حرام قرار دیا۔ کچھ عرصہ بعد انہی منکرات کا دَور دورہ ہو گیا۔ اور انہیں حلال ٹھہرایا گیا۔

سر سید احمد خان صاحب اور عراقی شاعر نے جو کچھ کہا تھا وہ بالکل سچ تھا۔ چنانچہ باوجودیکہ زمانہ کو ایک مصلح کی اس وقت ضرورت تھی اور شدت سے اس کی انتظار تھی اور ایک رُوحانی شخصیت کی ضرورت کا احساس تھا لیکن علمائے کرام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تحریک احمدیت کے بارہ میں حقیقت پسندی سے کام نہ لیا بلکہ متعصبانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے آپ کے دعوٰی کو رد کر دیا۔ میں بطور مثال مولوی ابوالحسن صاحب ندوی کی کتاب "قادیانیت" سے وہ حوالہ پیش کرنا چاہتا ہوں جس میں آپ نے عالم اسلامی پر نظر ڈالتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ کن حالات میں احمدیت کا ظہور ہوا۔ آپ لکھتے ہیں:۔

" یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ انیسویں صدی کے نصف آخر میں اس (عالم اسلام) کی کیا حالت تھی اور اس کے کیا حقیقی مسائل و مشکلات تھے۔ اس عہد کا سب سے بڑا واقعہ جس کو کوئی مؤرخ اور کوئی مصلح نظر انداز نہیں کر سکتا یہ تھا کہ اس زمانہ میں یورپ نے عالم اسلام پر بالعموم اور ہندوستان پر بالخصوص یورش کی تھی۔ اس کے جلو میں جو نظام تعلیم تھا وہ خدا پرستی اور خدا شناسی کی رُوح سے عاری تھا۔ جو تہذیب تھی وہ الحاد اور نفس پرستی سے معمور تھی۔ عالم اسلام، ایمان، علم اور مادی طاقت میں کمزور ہو جانے کی وجہ سے اس نوخیز و مسلح مغربی طاقت کا آسانی سے شکار ہو گیا۔۔۔۔ اس صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک طاقتور علمی و روحانی شخصیت کی ضرورت تھی، جو عالم اسلام میں رُوحِ جہاد اور مسلمانوں میں اتحاد پیدا کر دے۔ جو اپنی ایمانی قوت اور روحانی صلاحیت سے دین میں ادنیٰ تحریف و ترمیم قبول کئے بغیر اسلام کے ابدی پیغام اور عصر حاضر کی بے چین رُوح کے درمیان مصالحت اور موافقت پیدا کر سکے اور شوخ اور پُر جوش مغرب سے آنکھیں ملا سکے۔

دوسری طرف عالم اسلام مختلف دینی و اخلاقی بیماریوں اور کمزوریوں کا شکار تھا۔ اس کے چہرے کا سب سے بڑا داغ وہ شرکِ جلی تھا جو اس کے گوشہ گوشہ میں پایا جاتا تھا۔ قبریں اور تعزیے بے محابا پج رہے تھے غیر اللہ کے نام کی صاف صاف دُہائی دی جاتی تھی۔ بدعات کا گھر گھر پرچہ چاتھا۔ یہ صورتِ حال ایک ایسے دینی مصلح اور داعی کا تقاضا کر رہی تھی جو اسلامی معاشرہ کے اندر جاہلیت کے اثرات کا مقابلہ اور مسلمانوں کے گھروں میں اس کا تعاقب کرے۔ جو پوری وضاحت اور جرأت کے ساتھ توحید و سنت کی دعوت دے۔ اور دین کو پوری قوت کے ساتھ الاسلام الدین الخالص کا نعرہ بلند کرے۔ اس کے ساتھ ہی بیرونی حکومت اور مادہ پرست تہذیب کے اثر سے مسلمانوں میں ایک خطرناک اجتماعی انتشار اور افسوسناک اخلاقی زوال رونما تھا ۔۔۔ اس وقت ایک ایسے مصلح کی ضرورت تھی جو اس اخلاقی و ذہنی انحطاط کی بڑھتی ہوئی رَو کو روکے۔

۔۔۔۔۔ اس سب کے علاوہ اور سب سے بڑھ کر عالم اسلام کی بڑی ضرورت یہ تھی کہ انبیاء علیہم السلام کے طریقِ دعوت کے مطابق اس اُمت کو ایمان اور عملِ صالح اور اسی صحیح اسلامی زندگی اور سیرت کی دعوت دی جائے جس پر اللہ نے فتح و نصرت، دشمنوں پر غلبہ اور دین و دنیا میں فلاح و سربلندی کا وعدہ فرمایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عالم اسلام کی ضرورت دینِ جدید نہیں، ایمانِ جدید ہے۔"

("قادیانیت" ص ۲۱۷ تا ۲۲۰)

مولوی ابوالحسن ندوی نے مسلمانوں کی حالت کا جو نقشہ کھینچا وہ بالکل درست ہے اور اس کو بیان کرتے ہوئے انہیں بار بار احساس ہوا کہ یہ صورتِ حال ایک ایسے دینی مصلح اور داعی کا تقاضا کر رہی تھی جو اسلامی معاشرہ کے اندر جاہلیت کے اثرات کا مقابلہ اور مسلمانوں کے گھروں میں اس کا تعاقب کرے اور جو پوری وضاحت اور جرأت کے ساتھ توحید و سنت کی دعوت دے۔ انہیں اس بات کا بھی احساس ہوا ہے کہ عالم اسلام کی سب سے بڑی ضرورت یہ تھی کہ انبیاء علیہم السلام کے طریق کے مطابق اس وقت کو ایمان، عملِ صالح اور صحیح اسلامی زندگی اور سیرت کی دعوت دی جائے جس پر اللہ تعالیٰ نے فتح و نصرت، دشمنوں پر غلبہ اور دین و دنیا میں فلاح و سعادت اور سربلندی کا وعدہ فرمایا ہے۔

مولوی ابوالحسن صاحب کی ناشکر گزاری

لیکن افسوس ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی سُنت کے مطابق جس مبارک وجود کو اس وقت مسلمانوں کی اصلاح اور فلاح و کامیابی کے لئے بھیجا، اسے وہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

" ایک ایسے نازک وقت میں عالم اسلام کے نازک ترین مقام، ہندوستان میں جو ذہنی اور سیاسی کشمکش کا خاص میدان بنا ہوا تھا، مرزا غلام احمد صاحب اپنی دعوت اور تحریک کے ساتھ

سامنے آتے ہیں۔ وہ عالم اسلام کے حقیقی مسائل اور مشکلات اور وقت کے اصلاحی تقاضوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی تمام ذہنی صلاحیتیں، علم و قلم کی طاقت ایک ہی موضوع اور مسئلہ پر مرکوز کر دیتے ہیں۔ وہ مسئلہ کیا ہے، وفات مسیح اور مسیح موعود کا دعویٰ۔ اس مسئلہ سے جو کچھ وقت بچتا ہے وہ حرمت جہاد اور حکومت وقت کی وفاداری اور اخلاص کی نذر ہو جاتا ہے۔"

(قادیانیت صفحہ ۲۲۱)

اے کاش! علمائے وقت اور مولوی ابوالحسن صاحب تعصب کی عینک اتار کر تحریک احمدیت کا مطالعہ کرتے تو انہیں یقیناً یہ پتہ چلتا کہ یہی وہ تحریک ہے جس نے اس زمانہ میں مسلمانوں کی اندرونی اصلاح کا بھی زبردست کام کیا اور اسلام پر ہونے والے حملوں کا بھی پوری قوت سے مقابلہ کیا۔

آج ہم یہی جائزہ لیں گے کہ احمدیت نے مسلمانوں کے اندر اور بیرونی دنیا میں کیا روحانی انقلاب پیدا کیا۔

اگرچہ علماء عصر شرّ من تحت ادیم السماء نے آپ کا انکار کیا لیکن ایسے علمائے حق بھی تھے جنہوں نے آپ کو سچا یقین کرتے ہوئے آپ کو مانا۔ بعض صوفیائے کرام ایسے تھے جنہوں نے آپ کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت سے پہلے ہی آپ کو مخاطب کر کے کہا ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

علامہ نیاز فتحپوری نے جب تحریک احمدیت کا، تعصب کی پٹی اتار کر اور اپنے دل کو صاف کر کے مطالعہ کیا تو انہوں نے کہا: —

"میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مرزا صاحب جھوٹے انسان نہیں تھے۔ وہ واقعی اپنے آپ کو مہدی موعود سمجھتے تھے اور یقیناً یہ دعویٰ انہوں نے ایسے زمانہ میں کیا جب قوم کی اصلاح اور تنظیم کے لئے ایک ہادی و مرشد کی سخت ضرورت تھی۔ علاوہ ازیں دوسرا معیار جس سے ہم کسی کی صداقت کو جان سکتے ہیں۔ نتیجہ عمل ہے۔ سو اس بات میں اور یہ جماعت کی کامیابیاں اس درجہ واضح اور روشن ہیں کہ اس سے ان کے مخالفین بھی انکار کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اس وقت دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ان کی تبلیغی جماعتیں اپنے کام میں مصروف نہ ہوں اور انہوں نے خاص عزت و وقار حاصل نہ کر لیا ہو۔ پھر کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کامیابیاں بغیر انتہائی خلوص اور صداقت کے آسانی سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ کیا یہ جذبہ و خلوص و صداقت کسی جماعت میں پیدا ہو سکتا ہے اگر اسے اپنے ہادی و مرشد کی صداقت پر یقین نہ ہو اور کیا وہ ہادی و مرشد اتنی مخلص جماعت پیدا کر سکتا تھا اگر وہ خود اپنی جگہ مخلص و صادق نہ ہوتا۔ بہرحال اس سے انکار ممکن نہیں کہ مرزا صاحب بڑے پُرعمل انسان تھے اور یہ محض ان کے خلوص کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں کی بے عمل جماعت میں عملی زندگی کا احساس ہوا۔"

(نگار ماہ اگست ۱۹۵۹ء) (باقی)

قرارداد تعزیت

بر وفات محترمہ صاحبزادی سعدیہ عصمت صاحبہ مرحومہ

منجانب لوکل انجمن احمدیہ قادیان

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کا یہ ہنگامی اجلاس محترمہ صاحبزادی سعدیہ عصمت صاحبہ مرحومہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا نعمان احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب کی اندوہناک وفات پر گہرے دکھ اور شدید رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۵

محترمہ صاحبزادی سعدیہ عصمت صاحبہ مرحومہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر صلبی اولاد میں سے آخری نشانی "دخت کرام" حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نوراللہ مرقدہا کی نواسی اور محترمہ صاحبزادی فوزیہ احمد صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ آپ کی شادی عرصہ قریباً ڈیڑھ سال قبل قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے پڑنواسے اور محترم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب مرحوم کے پوتے مکرم صاحبزادہ مرزا نعمان احمد صاحب کے ساتھ ہوئی تھی اور تب سے آپ اپنے شوہر کے ساتھ امریکہ میں ہی مقیم تھیں۔ وفات سے چند روز قبل آپ کو اچانک دل کا شدید عارضہ لاحق ہونے کی وجہ سے ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ اس دوران آپ کی علالت سے متعلق وقفہ وقفہ سے ملنے والی تشویشناک اطلاعات کے پیش نظر مقامی طور پر آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے اجتماعی اور انفرادی طور پر دردمندانہ دعاؤں کا سلسلہ ہنوز جاری تھا کہ اچانک ۲۲ سال کی مختصر سی عمر میں آپ کے انتقالِ پُرملال کی المناک خبر موصول ہوئی جس نے آن کی آن میں تمام ماحول کو سوگوار کر دیا۔ واضح رہے کہ چند سال قبل آپ کے والد محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب جاپان میں وفات پا گئے تھے۔ گزشتہ سال ماہ رمضان المبارک میں حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نوراللہ مرقدہا کا انتہائی اندوہناک سانحہ ارتحال رونما ہوا۔ اس اعتبار سے محترمہ صاحبزادی سعدیہ عصمت صاحبہ مرحومہ کی المناک وفات خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بڑا بھاری صدمہ ہے جس میں تمام افراد جماعت احمدیہ کے ساتھ ہم جملہ درویشان و احباب جماعت احمدیہ قادیان بھی برابر کے شریک ہیں۔ اعلی اللّٰہ درجاتہا فی جنّات النعیم۔

اس صدمہ سے ہمارے دل مجروح اور آنکھیں اشکبار ہیں مگر زبان بہرصورت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کا یہ اقرار کرتی ہے کہ ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

لوکل انجمن احمدیہ کا یہ ہنگامی اجلاس اس المناک سانحہ ارتحال پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا، محترمہ صاحبزادی فوزیہ احمد صاحبہ، مکرم صاحبزادہ مرزا نعمان احمد صاحب اور جملہ لواحقین و افراد جماعت سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے محترمہ صاحبزادی صاحبہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں بلند درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔ اللّٰہم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ والسلام

خاکساران: ہم ہیں غمزدہ اراکین مجلس عاملہ
لوکل انجمن احمدیہ قادیان

درخواست ہائے دعا

• مکرم محمد حبیب اللہ صاحب ساکن گوملا رانچی (بہار) اپنے بیٹے عزیز محمد ظفر اللہ سلمہ کی باعزت ملازمت اور دوسرے بیٹے عزیز محمد جاوید سلمہ کی آئی۔ کام (فائنل) میں نمایاں کامیابی کے لئے • مکرم محمد یوسف صاحب وانی ساکن اوڑی گام (کشمیر) اپنے بھتیجے عزیز ڈاکٹر ممتاز الدین سلمہ، داماد عزیز ڈاکٹر محمد رفیع سلمہ، اور عمزاد ہمشیرہ عزیزہ مبارکہ بیگم سلمہا کی کامل و عاجل شفایابی اور بیٹے عزیز جاوید احمد کی ٹی۔ڈی۔ سی۔ سال اول میں نمایاں کامیابی کے لئے • مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکندر آباد اپنی کامل و عاجل شفایابی، پریشانیوں کے ازالہ اور بیش از بیش مقبول خدمت سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے • مکرم میر عبدالحمید صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ یاری پورہ (کشمیر) اپنے پوتے عزیز جمیل عبدالسلیم سلمہ، جو بائیں پنڈلی میں ورم اور تکلیف کی وجہ سے سرینگر ہسپتال میں زیر علاج ہے کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے • مکرمہ حلیمہ بانو صاحبہ سرینگر (کشمیر) اپنے خالہ زاد بھائی محمد ظفر اللہ وانی جو شادی کے پانچ سال بعد بھی اولاد کی نعمت سے محروم ہے، کو نیک صالح اولاد عطا ہونے کے لئے • محترمہ زینب بیگم صاحبہ منور آباد (کشمیر) اپنی بیٹی عزیزہ محمودہ بشیر سلمہا کے زیر تعمیر مکان کے ہر جہت سے بابرکت ہونے، پوتے عزیز محمد رفیع سلمہ کی B.D.S میں اور دوسرے پوتے عزیز عارف شفیع سلمہ کی میڈیکل کالج کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے • مکرم نصیر الدین احمد غوری قمر کرانہ و جنرل سٹور حیدر آباد، دماغی عارضہ میں مبتلا اپنے تینوں بچوں کی شفایابی، والد مکرم محی الدین صاحب غوری کی صحت و سلامتی اور وجود کو درپیش مشکلات کے ازالہ کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ بدر)

منقولات :-

• پاکستان میں جیل بھیجے گئے ایک احمدی کی سرگزشت

(انگریزی سے ترجمہ بشکریہ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب بی اے آنرز قادیان)

جام پور پاکستان کے ڈاکٹر ممتاز علی جو احمدیہ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں نے اپنے خط میں پاکستان کی ایک جیل میں رونما ہونے والے کچھ شدید واقعات تحریر کئے ہیں۔ ان کو اپنے گھر کی دیواروں پر اپنے مذہبی عقیدہ کے اظہار کے طور پر "کلمہ طیبہ" لکھنے کی پاداش میں گرفتار کیا گیا تھا ـــــ !!

"میں جیل کے دروازوں میں کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ورد کرتے ہوئے داخل ہوا اور ٹھیک ۲۴ روز بعد خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتا ہوا باہر آیا۔ مجھے ضمانت پر رہا کیا گیا تھا۔ جیل کے تمام واقف کار مجھے جیل کے گیٹ پر الوداع کہنے آئے۔ ان میں ہر قسم کے مجرم تھے معمولی چوروں سے لے کر خطرناک دکھائی دینے والے ڈاکو اور قاتل ـــ

میں اس جرم میں ۵ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو گرفتار کیا گیا اور محمد پور پولیس حوالات میں دو دن اور دو رات رہا جہاں میں نہ رات کو سو سکا اور نہ دن کو۔ دن میں شدید گرمی میرے سونے میں روک بنی اور رات کو میرے باقاعدہ ملاقاتی' بھنبھناتے ہوئے مچھروں کی بڑی تعداد اور کھٹملوں نے مجھے جگائے رکھا۔ جس کی وجہ سے مجھے اپنے آقا کے حضور چیخ و پکار اور اپنے محبوب سے اپنے دل کا حال کھولنے کا موقعہ مل گیا۔

سلاخوں کے پیچھے سے میں لمبی ڈاڑھیوں والے گھمنڈی ملاؤں کو دیکھ سکتا تھا جو حوالات میں آ جا رہے تھے۔ ان کے آنے کا مقصد جیسا کہ مجھے بعد میں پتہ چلا' پولیس پر دباؤ ڈالنا تھا کہ وہ کسی حالت میں بھی میرے ساتھ کوئی نرمی نہ کریں۔ پولیس نے مجھے ایک خطرناک مجرم گردانا اور اپنے مخصوص ہتھکنڈے استعمال کرکے مجھے ذلیل کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے مجھے ہتھکڑی لگا کر ملاؤں اور ان کے چیلے چانٹوں کی واہ واہ حاصل کرنے کے لئے محمود پور اور جام پور کی گلیوں میں پھرایا۔ اس دوران وہ مجھ سے معذرت بھی کرتے رہے یہ کہتے ہوئے کہ اس قسم کا رویہ اختیار کرنے کے لئے انہیں حکام بالا کی طرف سے مجبور کیا گیا ہے۔

ضمانت کے لئے جام پور کے مقامی مجسٹریٹ کے پاس میری طرف سے ایک درخواست دی گئی۔ کئی دن تک اس نے اس عرضی پر کوئی کارروائی کرنے سے اعراض کرنے کی کوشش کی۔ آخرکار درخواست ضمانت پر ۱۷ اکتوبر کو سماعت شروع ہوئی۔ مجھے جیل میں یہ خبر ملی کہ علاقہ کے ملاؤں نے مساجد میں بہت جوشیلی تقریریں کیں جن میں انتظامیہ اور عدلیہ کو ضمانت کی منظوری دینے کی صورت میں سنگین نتائج کی دھمکیاں دی گئیں۔ اس تعلق میں مختلف وفود مجسٹریٹ کو ملے۔ ضمانت کی سماعت جس روز شروع ہوئی' عدالت کا کمرہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ بحث قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ بیشتر وقت میرے وکیل میاں محمد اقبال صاحب امیر جماعت احمدیہ راجن پور نے بحث کی۔ مجسٹریٹ کبھی کبھی اپنا سر ہلا دیتا۔ لیکن وہ دلائل کو ناکارہ کرنے پر تلا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ بالآخر اس نے میری درخواست ضمانت رد کر دی۔

اگلا مرحلہ درخواست ضمانت سیشن جج کے پاس پیش کرنے کا تھا۔ ۲۹ اکتوبر کو سماعت ہوئی۔ ملاؤں سے بھری ہوئی ایک ویگن اس نظارہ کو دیکھنے آئی۔ لیکن انہیں مایوسی ہوئی۔ کیونکہ سیشن جج صاحب پہلے ہی ضمانت کی منظوری دے چکے تھے۔

میں گھر نسبتاً آرام دہ زندگی کی طرف لوٹا۔ لیکن یقین کیجئے کہ میں پہلے تین روز توشک پر سو نہیں سکا۔ کیونکہ میں جیل کے سخت فرش پر سونے کا عادی ہو چکا تھا ـــــ گزرے ہوئے وقت کے بارے میں سوچتے ہوئے میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے خدا تعالیٰ کی محبت کا ایسا تجربہ کیا جو پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔

میرا تصور مجھے ماضی میں حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی طرف لے گیا۔ آپ اور آپ کے ماننے والوں کو بھی محض کلمہ کی محبت کی وجہ سے تکلیفیں دی گئیں۔

میرے جذبات ناقابل بیان تھے۔ میں چاہتا تھا کہ دنیا پر یہ ثابت کر دوں کہ کلمہ ہر احمدی کی زندگی اور روح ہے اور اس کی خاطر کوئی احمدی بھی اپنی زندگی اور عزت کی قربانی سے نہیں ہچکچائے گا۔

خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کہاں تک میں اپنے اس نقطہ نظر کو ثابت کرنے میں کامیاب ہو سکا ہوں۔ جہاں تک میری اپنی ذات کا تعلق ہے میں اسی جرم کے لئے جیل میں پھر واپس جانے کو تیار ہوں۔"

(ایشین ہیرالڈ لندن ۱۴-۲۰ مارچ ۱۹۸۸ء صفحہ ۲)

جماعت احمدیہ پاکستان سے متعلق تازہ اطلاعات :-

نظارت امور عامہ ربوہ کی چٹھی ع ۴/۱۳۵ ‏۲۱-۳-۸۸ بنام مکرم ناظر صاحب خدمت درویشان میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں احمدیوں کے خلاف نافذ کئے گئے صدارتی آرڈیننس کے بعد سے مارچ ۱۹۸۸ء تک۔

۴ مساجد احمدیہ شہید کی گئیں۔ ۳ مساجد کو نقصان پہنچایا گیا۔ ۷ مساجد کو سیل کیا گیا اور ۴۶ احمدیہ مساجد سے کلمہ طیبہ مٹایا گیا۔

اس دوران ۱۶ احمدی شہید کئے گئے اور ۱۰ احمدیوں پر قاتلانہ حملے ہوئے ہیں۔

افراد جماعت کے خلاف ۴۹۷ مقدمات کلمہ طیبہ لکھنے یا اس کے سٹیکرز لگانے پر قائم کئے گئے۔ ۸ نعشوں کو عام قبرستان میں دفن ہونے سے روکا گیا۔ ۱۱ میتوں کی تدفین کے بعد قبر کشائی کی گئی جس کے بعد انہیں دوسری جگہ دفن کیا گیا۔

اس وقت احمدیوں کے خلاف ۹۸۲ مقدمات دائر ہیں۔ جبکہ ۲۸۷ افراد مقدمات میں بری ہو چکے ہیں اور ۵۸ احمدیوں کو سزا دی جا چکی ہے۔

درخواست ہائے دعا :-

• مکرم کے ایس عمر صاحب احمدی ہرکرہ (کرناٹک) پر فالج کا حملہ ہونے کی وجہ سے دو ہفتوں سے فراش ہیں۔ ان کا دایاں ہاتھ بالکل مفلوج ہو گیا ہے۔ موصوف کی کامل و عاجل شفایابی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے • مکرم دی کے محی الدین صاحب پینگاڈی اور مکرم ایم ابوبکر صاحب کالیکٹ' درپیش مشکلات کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔

• محترمہ قدسیہ سلطانہ صاحبہ بوکارو (بہار) اپنے شوہر' خسر محترم' والدین' بہن بھائیوں اور بچوں کی صحت و سلامتی' ہر شر سے محفوظ رہنے اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں ـــــ (ادارہ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کی بچی عزیزہ امۃ الوحید سلمہا اہلیہ عزیز مولوی محمد ایوب صاحب کو بتاریخ ۲۷/۸۸ بچی تولد ہوئی۔ جو اسی رات اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور والدین کو نعم البدل سے نوازے۔ آمین

خاکسار: محمد عمر مبلغ مدراس

عبادتوں کا موسم بہار

مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

تقرب الٰہی اور شرف قبولیت دعا کا یہ بابرکت مہینہ اپنے اندر اتنی عظیم نعمت رکھتا ہے کہ اس کی ایک ایک رات ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔ اگر مسلمان دن کے وقت روزہ رکھ کر اور رات کو ذکر الٰہی اور تراویح و تہجد میں گذار کر روحانیت کا اعلیٰ مقام حاصل کر سکتا ہے۔

یہ بابرکت مہینہ ایسے فضائل اپنے اندر رکھتا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔

یعنی جب رمضان کا بابرکت مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانی قوتیں زنجیروں میں جکڑ دی جاتی ہیں۔

یعنی اس بابرکت مہینہ میں انسانی قلوب پر ایک عظیم الشان روحانی انقلاب برپا ہو جاتا ہے کہ وہ نفسانی اغراض ان تمام ذرائع کو بند کر دیتے ہیں جن سے شیطانی وساوس اور تحریکات انسان کے اندر داخل ہو جاتی ہیں۔ اس طرح ان ایام و لیالی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ ہمیشہ رضاء الٰہی کو جذب کرنے والی نیکیوں کی طرف راغب ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے خود بیان فرمایا کہ۔

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ۔ کہ روزے کا میں خود اجر ہوں۔ یعنی جو شخص روزہ اس کی تمام شرائط کے ساتھ رکھتا ہے خدا خود اس کا اجر ہو جاتا ہے۔ اور اسے خدا مل جاتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا کی خوشنودگی کی خاطر شرب و طعام اور دیگر نفسانی خواہشات کو ترک کرتے ہوئے اپنے جسم کے ان تمام ذرائع کو بند کر دیتا ہے جو بدی کے محرکات ہوتے ہیں۔

روزے اور مذاہب سابقہ

قرآن کریم سے یہ بات ثابت ہے کہ اسلام سے قبل بھی دیگر مذاہب میں روزے کی عبادت کسی نہ کسی رنگ میں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ہندو مذہب میں بھی عیسائیت میں بھی مختلف شکلوں میں ورت (اپواس) اور روزے کے احکام پائے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

اے مومنو! تم پر بھی روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے گذرے ہوئے لوگوں پر فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم روحانی اخلاقی اور جسمانی کمزوریوں سے اپنے آپ کو بچا سکو۔

اس آیت کریمہ کی روشنی میں جب ہم بائبل کا مطالعہ کرتے ہیں تو واضح رنگ میں ہمیں اس میں مختلف انبیاء نے آکر روزے کے جو احکام جاری فرمائے تھے ان کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ بائبل میں سموئیل عـ۲ ۱۲:۱۶ یوایل ۲:۱۵ - یسعیا ۵۸:۵ - یرمیاہ ۳۶:۶ - زکریا ۵:۷ وغیرہ حوالجات میں ان کا ذکر موجود ہے۔

لیکن جب ہم انجیل کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کئی جگہ سے عبادات میں روزے کے لفظ کو نکال دیا گیا ہے۔ اس طرح مختلف زبانوں کی بائبلوں کے موازنہ سے یہ تحریف واضح رنگ میں نظر آتی ہے۔

چنانچہ حضرت یسوع مسیح علیہ السلام ایک موقعہ پر مرگی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ قسم دعا کے سوا اور کسی طرح نہیں نکل سکتی"

(متی باب ۱۷ آیت ۲۱)

حالانکہ دیگر انجیلوں میں دعا کے ساتھ روزے کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ بائبل کے عربی ترجمہ میں یوں مرقوم ہے:-

وَاَمَّا هٰذَا الْجِنْسُ فَلَا يَخْرُجُ اِلَّا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ

یعنی اس قسم کی بیماری صلوٰۃ اور صوم یعنی نماز اور روزے کے ذریعہ ہی دور ہو سکتی ہے۔ یہی فقرہ انگریزی بائبل میں یوں درج ہے:-

This kind goeth not out but by prayer and fasting

یعنی اس قسم کی بیماری دعا اور روزے کے ذریعہ ہی نکل سکتی ہے۔

اسی طرح تامل اور ملایالم بائبلوں میں بھی دعا کے ساتھ روزے کا بھی ذکر کیا گیا تھا۔ لیکن اردو بائبلوں میں سے روزے کے لفظ کو بالکل نکال دیا گیا ہے۔ یہ بائبل میں کی گئی تحریفات میں سے ایک بد ترین مثال ہے۔ حالانکہ حضرت یسوع مسیح کی روزے کے بارے میں نہایت واضح ہدایات انجیل کے اور مقامات میں درج ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"جب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت اداس نہ بناؤ۔ کیونکہ وہ اپنا منہ بگاڑتے ہیں۔ تاکہ لوگ ان کو روزے دار جانیں۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے۔ بلکہ جب تو روزہ رکھے تو اپنے سر میں تیل ڈال۔ اور منہ دھو تاکہ آدمی نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشیدگی میں ہے تجھے روزہ دار جانے اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں تجھے دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔"

(متی ۱۶ و ۱۸ : ۶)

بائبل کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے خود بھی مسلسل چالیس روز تک روزے رکھے ہیں۔ ملاحظہ ہو:-

"اس وقت روح یسوع کو جنگل میں لے گیا تاکہ ابلیس سے آزمایا جائے اور چالیس دن اور چالیس رات فاقہ کرکے آخر کو اسے بھوک لگی۔"

(متی ۲ ، ۱ : ۴)

یہاں روزے کو جو ایک عظیم عبادت ہے صرف فاقہ کا لفظ استعمال کرکے اس کی اہمیت کو گھٹانے کی کوشش کی گئی ہے۔ حالانکہ انجیل کے عربی متن میں فاقہ کی جگہ روزہ (صوم) کا ہی لفظ آیا ہے۔ ملاحظہ ہو:-

ثُمَّ اُصْعِدَ يَسُوْعُ اِلَى الْبَرِّيَّةِ مِنَ الرُّوْحِ لِيُجَرَّبَ مِنَ اِبْلِيْسَ فَبَعْدَ مَا صَامَ اَرْبَعِيْنَ نَهَارًا وَّاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً جَاعَ اَخِيْرًا۔

اس فقرے میں فاقہ کی جگہ صام (روزہ رکھا) درج کیا گیا ہے۔ اسی طرح انگریزی، تامل اور ملایالم زبانوں کی انجیلوں میں بھی فاقہ کی جگہ روزہ کا لفظ ہی استعمال کیا گیا ہے۔

گویا کہ عیسائیوں میں روزے کی جو بگڑی ہوئی صورت پائی جاتی ہے وہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی تعلیم اور آپ کے پاک نمونہ کے بالکل مخالف و متضاد ہے۔

ان روزوں کے بالمقابل جو آج کل مختلف مذاہب و اقوام میں نظر آتے ہیں اسلام میں جو روزے کے احکام پائے جاتے ہیں وہ اتنے مقدس اور مکمل ہیں کہ جن کی ایک دنیا قائل ہے۔ چنانچہ ایک مشہور برطانوی مفکر ڈیڈلی رائٹ اپنی تصنیف "مسیحیت اور اسلام کا مقابلہ" میں لکھتے ہیں:-

یوں تو دیگر مذاہب میں بھی روزے کے احکام پائے جاتے ہیں۔ لیکن اسلام نے روزہ کو جس صورت میں پیش کیا ہے۔ وہ بے حد قابل تعریف ہے۔ اسلامی روزہ نہ صرف عبادت و ریاضت ہی ہے بلکہ انسانی کردار و اخلاق کو سدھارنے اور عزم و استقلال کو پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ تیس دن تک برائیوں سے الگ رہنے کے بعد انسان کا کردار بدل جاتا ہے اور تیس دن کی بھوک اور پیاس برداشت کرنے کے بعد انسان مشقت پسند بن جاتا ہے سچ تو یہ ہے کہ مسلمان قوم کو ابھارنے اور ترقی دینے میں روزے کا بہت بڑا حصہ ہے۔"

اسی طرح پروفیسر آرنلڈ اپنی مشہور کتاب *Preaching of Islam* میں لکھتے ہیں:-

"مسلمانوں کو مختصر عرصہ میں دنیا میں جو عروج حاصل ہوا ہے اس میں روزے کو بہت بڑا دخل ہے۔ پیغمبر اسلام نے ایک مہینہ تک روزہ رکھوا کر مسلمان قوم کو فاقہ کشی مشقت پسندی

اور نفس کشی کا عادی بنا دیا تھا۔ تیس دن تک مسلسل روزہ رکھنے کی وجہ سے اُن میں تحمل اور برداشت کی بے پناہ قوت پیدا ہو گئی تھی۔"

روزے کا فلسفہ

اسلام کا کوئی حکم بھی حکمت سے خالی نہیں ہے۔ قرآن مجید نے ہر حکم کے ساتھ ہی اس کا فلسفہ اور اس کی حکمت بھی بیان کی ہے۔ اسی وجہ سے اس کتاب عظیم کا نام خدا تعالےٰ نے کتاب حکیم قرار دیا ہے۔ قرآن مجید نے روزے کی حکمت لعلکم تتقون قرار دیا ہے۔ یعنی روزہ کے ذریعہ انسان تقویٰ کے اعلیٰ مقام تک فائز ہو سکتا ہے۔ روزے رکھنے سے ہرگز یہ مراد نہیں ہے کہ انسان صرف بھوکا اور پیاسا رہے۔ جیسا کہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

"مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ"

یعنی جو شخص روزے کی حالت میں بھی دروغ گوئی اور اس پر عمل کرنے سے باز نہیں آتا تو خدا تعالےٰ کو بھی اس بات کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔

اسی طرح فرمایا :-

كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَأُ

یعنی کئی روزے دار ایسے ہیں کہ ان کے روزوں میں سے سوائے بھوک اور پیاس سہنے کے اور کچھ بھی انہیں حاصل نہیں ہوتا۔

ایک اور حدیث میں حضرت رسول کریم صلعم فرماتے ہیں :-

الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ -

یعنی روزہ بطور سپر و ڈھال کے ہے اس میں نہ کوئی گالی گلوچ و ناپسندیدہ بات کی جائے نہ جہالت کی کوئی حرکت کی جائے اور اگر کوئی لڑائی کرے یا گالی دے تو دو مرتبہ یہ جواب دیا جائے کہ میں نے روزہ رکھا ہے۔

اس حدیث شریف میں بتایا گیا ہے کہ روزے کے غیر معمولی روحانی برکات سے فیضیاب ہونے کے لئے جہاں اس کا مثبت پہلو یعنی روزے رکھنا ضروری ہے وہاں پر اس کے منفی پہلو یعنی منہیات سے اجتناب بھی ضروری ہے تاکہ دونوں کے اشتراک سے روزہ کی اصل حقیقت حاصل ہو۔

غرضیکہ خدا تعالیٰ نے لعلکم تتقون فرما کر اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کو شیطانی حملوں سے اپنے آپ کو بچانے والا ڈھال قرار دے کر ہمیں بتایا کہ روزے کا اصل مقصد تقویٰ اختیار کرنا اور ہر خلاف حق امر اور لغو کاموں سے اپنے آپ کو محفوظ کرنا ہے۔

پس روزے رکھنے سے ہرگز یہ مراد نہیں ہے کہ انسان صرف بھوکا پیاسا رہے۔ بلکہ اس عبادت کے پیچھے ایک بہت بڑی حکمت پنہاں ہے کہ انسان اپنی ہر حرکت و سکون اور ہر قول و فعل رضاء الٰہی کے ماتحت خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق کر کے ایک مطیع زندگی گزار دے اور خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں جائز اور ضروری چیزوں کو بھی ترک کر دے۔ اور یہی روزے کی اوّلین حکمت ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام روزے کی عظیم عبادت کے متعلق فرماتے ہیں :-

"کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیۂ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی قوت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی کا نازل کرنا ہے۔ مگر روزے دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے۔ بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بہت عبادت کیا کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتّل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اُس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی جسمانی روٹی سے جسم کو روٹی ملتی ہے۔ ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں"۔ (الحکم لا الٰہ الا اللہ)

پس یہ بابرکت مہینہ جس کے اوّل میں رحمت وسط میں مغفرت اور آخر میں عتق ہے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہونے اور قرب الٰہی حاصل کرتے ہوئے اس کی رضاء کی جنت میں داخل ہونے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

پروگرام دورہ مکرم سید صباح الدین صاحب انسپکٹر صد سالہ جوبلی فنڈ

اور

مکرم مولوی محمود احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال آمد

برائے صوبہ جموں و کشمیر

جملہ عہدیداران و احباب جماعت ہائے احمدیہ صوبہ جموں و کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم سید صباح الدین صاحب انسپکٹر جوبلی فنڈ بقایاجات کی وصولی اور تکمیل المدتی نئے وعدوں کے حصول کی غرض سے اور مکرم مولوی محمود احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال آمد پڑتال حسابات، وصولی لازمی و دیگر چندہ جات اور تشخیص بجٹ سال ۱۹۸۸-۸۹ء کے سلسلہ میں مورخہ ۳۰/۵/۸۸ سے درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کریں گے۔

عہدیداران کرام اور مبلغین و معلمین حضرات سے ہر دو انسپکٹران کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	–	–	۳۰/۵/۸۸
ککھنہ بل	۳۱/۵/۸۸	۱	۱/۶
بیچ بہاڑا	۱/۶	۱	۲
اندورہ	۲	۱	۳
سند براری	۳	۱	۴
شتورستہ	۴	۱	۵
ناصر آباد مرہامہ	۵	۴	۹
یاڑی پورہ، بالسو کانچھی پورہ	۹	۳	۱۲
چک الجبر چھیہ	۱۲	۱	۱۳
نونہ منی	۱۳	۱	۱۴
کوریل	۱۴	۱	۱۵
آسنور	۱۵	۳	۱۸
ریشی نگر	۱۸	۳	۲۱
ماندوجن	۲۱	۱	۲۲
شوپیان، موضع ناصر گاگرن	۲۲	۱	۲۳
نانلو میانہ زار	۲۳	۱	۲۴
ہاری پاری گام	۲۴	۱	۲۵

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
سری نگر	۲۵/۶/۸۸	۲	۲۷/۶/۸۸
ترک پورہ، اونہ گام	۲۷	۲	۲۹
لولاب، کھیمرگ	۲۹	۲	۱/۷
سری نگر	۱/۷	۱	۲
بھدرواہ	۳	۲	۵
جموں	۵	۱	۶
بڈھالوں	۶	۱	۷
چار کوٹ	۷	۲	۹
کاناہن لوہارکہ	۹	۲	۱۱
شینگندرہ	۱۱	۱	۱۲
سلواہ پونچھ، تاگیر، گورسائی	۱۲	۳	۱۵
ٹیچھ درہ دلیاں	۱۵	۱	۱۶
ہموساں چکمونگا	۱۶	۲	۱۸
جموں	۱۹	۱	۲۰
قادیان	۲۱/۷/۸۸	–	–
–	–	–	–

درخواست دعا

خاکسار کی ہمشیرہ نسبتی اختر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبدالقیوم صاحب زعیم مجلس انصار اللہ حیدرآباد چند دنوں سے بوجہ بخار شدید بیمار ہیں۔ خون میں بھی کچھ نقص معلوم ہوا ہے۔ جملہ بزرگان کرام و احباب جماعت سے اُن کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار۔ محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

عثمان آباد میں جماعتِ احمدیہ کا بُک اسٹال

مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ عثمان آباد میں ہر سال خواجہ شمس الدین غازی کی درگاہ پر عُرس ہوتا ہے اور عرصہ پانچ سال سے اس موقع پر جماعتِ احمدیہ کی طرف سے بُک اسٹال لگایا جاتا ہے۔ مورخہ ۵/۳/۸۸ کو اسی غرض سے چار احباب جماعت پر مشتمل ایک وفد بمبئی سے عثمان آباد پہنچا۔ خلافِ توقع اس مرتبہ پہلے تو عرس کمیٹی کی طرف سے بُک اسٹال لگانے سے روکا گیا۔ مگر بعد میں اس کی اجازت دے دی۔ چنانچہ ۵ر تا ۹ر مارچ ... بُک اسٹال لگایا گیا۔ دوسرے روز مخالفین نے لاؤڈ اسپیکر پر جماعت کے خلاف اعلانات کئے۔ لیکن لوگ زیادہ سے زیادہ آکر ہماری کتب خریدتے رہے۔ تیسرے روز انہوں نے اس رنگ میں آخری کوشش کی کہ غیر احمدی عالم دین مولوی جعفر علی صاحب بیس پچیس نوجوانوں کو لے کر ہمارے بُک اسٹال پر آئے اور اسے بند کرنے پر اصرار کیا۔ ہم نے انہیں سمجھانے کے علاوہ پولیس کو بھی اطلاع کی نتیجتاً سب لوگ واپس چلے گئے۔ اسی رات ایک تبلیغی فولڈر چار صد کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ مولوی صاحب نے غصہ میں آکر پندرہ بیس فولڈر نذرِ آتش کر دیئے۔ مگر ان کی تمام تر اشتعال انگیزی اور مخالفت کے باوجود لوگ چھپا چھپا کر لٹریچر لے جاتے رہے۔

مخالفت کی وجہ سے رات کو ہمارا ایک بینگ چرا لیا گیا۔ مورخہ ۹/۳/۸۸ کو ہم لوگ جناب کلیم الدین صاحب ایڈوکیٹ صدر عرس کمیٹی و مونسپل کمیٹی کے گھر گئے جہاں مولوی صاحب اور ان کے ہمنوا کافی تعداد میں موجود تھے۔ خاکسار نے آدھ گھنٹہ تک اُن کو احمدیت سے متعارف کروایا۔ اور لٹریچر بھی دیا گیا۔ انہوں نے چائے سے ہماری تواضع کی۔

اسی طرح شولاپور میں بھی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اس سلسلہ میں مکرم عبدالعظیم صاحب صدر جماعت عثمان آباد اور ان کے خاندان کے افراد نے خصوصی تعاون کیا۔ جزاہم اللہ خیراً۔

گوجیدرہ (بھدرک) میں تبلیغی گفتگو

مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب خورشید مبلغ سلسلہ بھدرک لکھتے ہیں کہ مورخہ ۱۲-۱۳/۳/۸۸ کو بھدرک سے سات کلومیٹر دور گوجیدرہ نامی بستی میں اہلحدیث کا دو روزہ سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں بہار، بنگال اور یوپی کے علماء کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مکرم ہارون رشید صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرک نے گوجیدرہ کے فرقہ اہلحدیث کے صدر کی خدمت میں تبادلۂ خیالات کی غرض سے ایک دستی خط بھجوایا۔ انہوں نے بخوشی اس کی تحریری اجازت دے دی۔ چنانچہ مورخہ ۱۳/۳/۸۸ کو مکرم حاتم خان صاحب مُعلم وقفِ جدید، مکرم وسیم احمد صاحب خورشید قائد مجلس اور خاکسار وہاں پہنچے جس پر انہوں نے نہایت خوشی کا اظہار کیا۔ رات دو بجے جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اگلے روز خاکسار اور مکرم حاتم خان صاحب نے علماء سے اختلافی مسائل پر تبادلۂ خیالات کیا۔ اور ان کو تبلیغی لٹریچر دیا۔ اس سلسلہ میں مکرم شیخ محمد یونس صاحب نے بھرپور تعاون دیا۔ جزاہ اللہ خیراً۔

لجنہ اماء اللہ یادگیر کا جلسہ سیرت النبی صلعم

مکرمہ عطیہ عبداللہ قریشی صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ یادگیر تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۶/۱/۸۸ کو محترمہ نائب صدر صاحبہ لجنہ کی زیرِ نگرانی جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا گیا۔ جس کا آغاز محترمہ والنی بی صاحبہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ عہد نامہ دہرائے جانے کے بعد مکرمہ کبریٰ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی اور خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی ازاں بعد مکرمہ نصرت شغل صاحبہ، عزیزہ عائشہ صدیقہ صاحبہ، مکرمہ زاہدہ ذوالفقار صاحبہ، مکرمہ امۃ البصیر ثمینہ صاحبہ، مکرمہ والنی بی صاحبہ اور مکرمہ صبیحہ نثار صاحبہ نے تقاریر کیں۔ دورانِ جلسہ مکرمہ مبارکہ سلیم صاحبہ، عزیزہ سلیمہ بیگم صاحبہ، عزیزہ بشیرہ خاتون صاحبہ اور عزیزہ فریدہ دردانہ صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں خاکسار نے حاضرات کا شکریہ ادا کیا۔ اور دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ اس موقع پر تمام حاضرات کی شربت سے تواضع بھی کی گئی۔

مرکرہ (کرناٹک) میں تربیتی جلسہ

مکرم ٹی کے شوکت علی صاحب معلم وقفِ جدید مرکرہ کرناٹک تحریر کرتے ہیں کہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب صاحب ساجد کرناٹک کا تبلیغی و تربیتی دورہ کرتے ہوئے مرکرہ تشریف لائے۔ ان کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مورخہ ۱۸/۳/۸۸ کو بعد نماز مغرب و عشاء زیرِ صدارت مکرم محمد علی صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم تمیم عباس صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم ایم کے نجی الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار اور مکرم مولوی صاحب موصوف نے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی جانب توجہ دلائی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور کی تبلیغی مساعی

مکرمہ امۃ الباری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور لکھتی ہیں کہ لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور کے زیرِ اہتمام اودے پور کٹیا میں کامیاب تبلیغی جلسہ کیا گیا۔ اور ایک غیر احمدی بہن کے مکان پر منعقدہ محفلِ میلاد میں شرکت کرکے انہیں اس موقعہ پر سیرت نبویؐ کے پہلو بیان کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

شاہجہانپور میں دو جلسہ ہائے سیرت النبی صلعم اور متعدد تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے۔ اور شرکت کرنے والی غیر احمدی مستورات کو تبلیغ کی گئی اور لٹریچر دیا۔ الہ آباد میں بھی غیر احمدی مستورات کو تبلیغ کی گئی۔ ایک غیر احمدی گھرانے میں فوتیدگی ہونے پر بد رسومات سے اجتناب کی تلقین کی گئی۔ بریلی کی ایک احمدی بہن کالج میں لیکچرر ہیں انہوں نے کالج کی دو تقاریب میں تقریر کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ بریلی میں ایک جلسہ سیرت النبی صلعم بھی منعقد کیا گیا۔

پینگاڈی کے مضافات میں جلسہ عام اور تبلیغ

مکرم مہتمم صاحب تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ لکھتے ہیں کہ مجلس خدام الاحمدیہ پینگاڈی کے زیرِ اہتمام پینگاڈی کے نواحی گاؤں پتیا، انگاڑی اور موٹا نوم میں ایک تبلیغی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب الیپی، مکرم سی۔ایچ عبدالشکور صاحب قائد مجلس، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب، مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب اور مکرم عبداللہ ماسٹر صاحب نے مختلف تبلیغی موضوع پر سامعین سے خطاب کیا اور جماعت پر کئے جانے والے اعتراضات کا مدلل جواب دیا۔ اسی طرح موضع اینتوں میں بھی جلسے کا انعقاد ہوا۔

غیر ملکی وفد کو تبلیغ

مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۲/۲/۸۸ کو چین، ملیشیا، انڈونیشیا، جرمنی وغیرہ ممالک کے ۲۵ افراد پر مشتمل ایک وفد کو مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ نے تبلیغ حق پہنچانے کی سعادت حاصل کی۔ الحمدللہ وفد کو باقاعدہ مشن ہاؤس میں دعوت دی گئی۔ جہاں اُس کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوا۔ اور لٹریچر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

ناصرات الاحمدیہ کانپور اور لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کی طرف سے جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد کرنے کی خوشکن رپورٹیں ملی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت دے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

بقیہ صفحہ اوّل

فرمایا اب مزید غور کا تو وقت نہیں اس لئے اللہ پر توکل کرتے ہوئے فوراً عملدرآمد کی بہت ضرورت ہے فرمایا اس ضمن میں افریقہ میں بھی عملی پہلو سے بہت کمزوری باقی ہے سب سے زیادہ نمایاں طور پر جس طرف توجہ مرکوز ہونی چاہیئے وہ ہر ملک میں نمائش کی جگہ کا تقرر یا بڑے ملک ہوں تو ایک سے زیادہ نمائش کی جگہوں کی تقرری ہے اور پھر اگر ضرورت ہو تو وہاں منفرق علاقوں کو .V.A.N کے ذریعہ جماعتی معلومات مہیا کرنے کا انتظام ہو اور پریس ٹی وی، ریڈیو سے رابطہ ہر ملک کی بڑی بڑی شخصیتوں سے رابطہ اور یہ کہ آخری شکل میں وہ کس طرح حصہ لیں گے اس بارہ میں معین ان کو اطلاع دینا اور اُن سے پروگرام میں شمولیت کی درخواست کرنا یہ سارے کام عمل کے لحاظ تشنۂ تکمیل ہیں۔

فرمایا تعمیر کے کام کے لیئے بہت وقت درکار ہے اور ان منصوبوں میں ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ جس جس ملک کو یہ توفیق ہو وہاں جماعتی سو سالہ نمائش کے لیئے ہال کی تعمیر کی جائے اور پھر اُسے ہمیشہ نمائش گاہ کے طور پر استعمال کیا جائے۔ اس پہلو سے خصوصیت سے فکر ہے کہ بڑے ممالک جہاں آج سے بہت پہلے یہ کام شروع ہو جانا چاہیئے تھا ان میں ابھی اس کا آغاز نہیں ہوا اور جہاں تک جماعت کی استعداد کا تعلق ہے اگر اب بھی آئندہ ایک دو ماہ کے اندر ان خاص نمائش گاہوں کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے تو جس طرح جماعت وقار عمل کے ذریعہ حصہ لیتی ہے ہرگز بعید نہیں کہ اسی سال کے آخر تک یہ نمائش گاہیں تیار ہو جائیں۔

فرمایا ان نمائش کے بڑے ایوانوں میں یہ چیز ملحوظ رہنی چاہیئے کہ یہ مستقل چیز ہوگی اور یہ بات نہیں کہ عارضی طور پر کتابیں سجا کر سمیٹ لی جائیں بلکہ ایسی جماعتیں جہاں صد سالہ جوبلی کی نمائش ہونی ہے وہ مستقلاً پھر ہمیشہ اس کام کے لیئے استعمال ہوں گی۔ وہاں پر باہر سے آنے والا جب بھی آئے اس کے سامنے جماعت کی سو سالہ کاروائی یکجائی صورت میں پیش ہو جائے۔

حضور نے بتایا کہ کتب۔ چارٹس وغیرہ سب تیار کیئے جا چکے ہیں اور کتب میں سب سے زیادہ اہم قرآن کریم ہے اس کی اشاعت کے سلسلہ میں کاروائی ہو رہی ہے۔ بہت سے تراجم طبع ہو رہے ہیں ان سب کو جب اکٹھا بھجوانا شروع کیا جائے گا تو ان جماعتوں پر جو پہلے تیار نہ ہوں بہت زیادہ بوجھ پڑے گا۔ قرآن کریم کے پچاس سے زائد زبانوں میں تراجم ہیں اور ہر ملک میں ان کی ضرورت کے مطابق یہ نسخے بھجوائے جائیں گے پھر ۱۱۷ زبانوں میں قرآن کریم کی منتخب آیات کی طباعت کا کام بڑی تیزی سے جاری ہے جو آئندہ چھ ماہ کے اندر مکمل ہو جائے گا ان سب کو بھی ہر نمائش میں مہیا کیا جائیگا اس طرح ۲ ہزار نسخے ملکوں میں بھیجے جائیں گے یہ نمائش کی خاطر ہیں مفت تقسیم کا کام اس کے علاوہ ہے علاوہ ازیں احادیث نبویہؐ کا انتخاب ہے جو اسی طرح مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے تحفۃً لوگوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں کے اقتباسات ہیں جو کلیتہً قرآن اور حدیث پر ہی مبنی ہیں۔ فرمایا دنیا اس بات کی حقدار ہے کہ جہاں تک ممکن ہے دنیا کی ہر آبادی تک اُن کی زبان میں یہ چیزیں پہنچ جائیں۔ جہاں تک ہم نے اندازہ کیا ہے شاذ ہی ایسی زبان ہو گی جس میں ہم یہ چیزیں پیش نہ کر سکیں ان کام کے سمیٹنے کی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور ابھی سے ان لوگوں کے پیغامات مرتب ہو جانے چاہئیں جن تک یہ چیزیں تقسیم ہوں گی فرمایا یہ سارے کام توجہ اور ایسی محنت کو چاہتے ہیں کہ عمر اس کی گھیپتے لگیں گے۔ اس لیئے خاموشی فکر انگیز ہے۔ جو بیداری اس وقت تک شروع ہو جانی چاہیئے تھی وہ شروع نہیں ہوئی اور جن ممالک میں جماعتیں ابھی عددی قوت کے لحاظ سے تھوڑی ہیں۔ وہاں تو خصوصیت کے ساتھ بہت زیادہ کام ہونا باقی ہے حضور نے ساری دنیا کی مجالس عاملہ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ ان سب امور کی طرف فوری توجہ شروع کریں کثرت سے نوجوان ہیں جو اخلاص اور جذبہ سے خدمت کار کھتے ہیں اور اسی طرح بوڑھے اور عورتیں اور بچے بھی ہیں ان میں سے جس حد تک ممکن ہو زیادہ سے زیادہ کو عملی کاموں میں شامل کرنا ہوگا اور یہ شمولیت ان کے لئے بڑی برکت کا موجب ہوگی۔ اگر کام کو ترتیب دے کر تقسیم کیا جائے تو بڑے سے بڑا کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ اس سے مالی ذمہ داریاں بھی بہت ہلکی ہو جاتی ہیں۔ اور وقت کے اوپر کام سمٹ جاتا ہے لیکن اگر آپ سوچیں کہ اچانک سب کچھ کر لیں گے تو وہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ جماعت کی بہت بڑی محنت ضائع ہو جائے گی اگر اس کام کو جہاں پہنچانا ہے وہاں نہ پہنچایا گیا۔ فرمایا خصوصیت سے ان دو پہلوؤں کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ ایسے مراکز کا فیصلہ کریں کتب ویڈیوز۔ تصاویر سلائڈز ساری کس طرح دکھائی جائیں گی پھر تقسیم کا کیا انتظام ہوگا۔ آج کی اہم ضرورت کاموں کو تقسیم اور مرتب کرنا ہے جس کی طرف میں جماعت کو متوجہ کرنا چاہتا۔ دوسرے حضور نے مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا منصوبوں پر بڑی تیزی سے خرچ شروع ہو چکا ہے۔ اور صد سالہ جوبلی کی ادائیگی میں بہت سی جماعتیں پیچھے تھیں۔ لیکن گذشتہ دو تین سال میں جماعت نے جس مالی قربانی میں حصہ لیا ہے وہ ناقابل یقین دکھائی دیتا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے کراچی اور کینیڈا کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔ اور کینیڈا میں انہوں نے جو طریق کار اختیار کیا ہوا ہے اس کے ضمن میں فرمایا کہ وہ خلیفۂ وقت کی آواز میں تحریک کرتے ہیں۔ یعنی جس تحریک کی طرف توجہ دلانا مقصود ہوتا ہے اس کے لیئے خلیفۂ وقت کی کیسٹ ہی ساتھ بھجوا دیتے ہیں لیکن دوسری بہت سی جماعتوں میں اس بات کو نظر انداز کر دیا جاتا رہا ہے اور چندوں کی جو تحریکات میں نے کی ہیں ان کو میری آواز میں نہیں پہنچایا جاتا رہا اور بعض ممالک میں بہت بڑی تعداد ہے جنہوں نے خلیفۂ وقت کی آواز میں ان تحریکات کو سنا ہی نہیں۔ اس لیئے آئندہ ساری جماعتوں کو خلیفۂ وقت کی آواز میں ساری تحریکات کو سنانے کا انتظام ہونا چاہیئے اور ہر احمدی کے کانوں تک آواز پہنچ جانی چاہیئے۔ ہر احمدی کو تمام مالی تحریکات میں جس قدر بھی استعداد ہو حصہ لینا چاہیئے اور قربانی کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہونا چاہیئے۔

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن ۲۵ مارچ ۱۹۸۸ء)

بقیہ صفحہ ۱۴

(۴)۔ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لیئے بغیر کسی سزا یا مکاتبت کے صحابہ کرام نے غلام آزاد کیئے۔ اسلام نے اس کو پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ قرار دیا۔ جب اسلام نے تقویٰ کا معیار بڑھایا تو اس میں غلاموں کو آزاد کرنے میں صحابہ کرامؓ اس قدر بڑھے کہ بعض امیر صحابہ نے ایک دن میں ۱۰ ہزار غلام خرید کر آزاد کئے فرمایا جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ مسلمانوں کے زیر سایہ رہنے والے غلاموں کی حالت موجودہ زمانے کے نوکروں اور مزدوروں سے ہزارہا درجہ بہتر تھی۔ اس زمانے میں ایک مزدور کے حقوق آنحضرتؐ کے زمانے کے غلاموں سے کہیں کم ہیں۔ مسلم ممالک میں نوکروں سے حسن سلوک کرنا وہاں کے مسلمانوں کی فطرت ثانیہ بنا چکی ہے وہ لوگ آج بھی اپنے نوکروں کے ساتھ یورپین اور مہذب ممالک کے نوکروں سے ہزار درجہ زیادہ مہربانی اور محبت کا سلوک کرتے ہیں۔ سعودی عرب میں امیر لوگوں کے گھروں میں نوکر کو فیملی ممبر کی حیثیت حاصل ہے وہ گھر کے ایک فرد کی طرح ڈرائنگ روم میں بیٹھتا ہے اور اُن کے ساتھ ایک میز پر کھانا کھاتا ہے۔ اگرچہ ان ممالک میں اسلامی تعلیم کافی حد تک زوال پذیر ہے اس کے باوجود نوکروں کے ساتھ اُن کا سلوک آج بھی اُسی طرح ہے جس طرح کہ آنحضرتؐ نے کر کے دکھایا۔

اسلام نے نظامِ غلامی کا ایسا حیرت انگیز حل دنیا کے سامنے پیش کر کے غلامی کا قلع قمع کر دیا۔ مسلمانوں نے اس تعلیم پر عمل کر کے دکھایا اور غلامی اپنی موت خود مر گئی غلامی کو ایک دم ختم کرنے سے کوئی اچھا نتیجہ نہ نکلتا بلکہ جہاں اس وقت کے لوگوں کا اقتصادی نظام تباہ ہو جاتا وہاں غلام بھی بے یار و مددگار ہو جاتے اور ممکن تھا کہ روزگار نہ ہونے کی وجہ سے وہ جرائم میں ملوث ہو جاتے کیونکہ غلامی کے نظام میں غلاموں کے لیئے ذریعہ روزگار بھی ہوتا۔

(بشکریہ احمدیہ گزٹ ٹورانٹو۔ کینیڈا نومبر ۱۹۸۷ء)

○

جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کا کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ بھوبنیشور

مورخہ ۱۲/۲/۸۸ سے ۸/۳/۸۸ تک مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سرینگر کشمیر کی زیر قیادت، خاکسار شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ بھوبنیشور، مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب خورشید مبلغ بھدرک، مکرم مولوی معراج علی صاحب مبلغ کیرنگ، مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید کرڈاپلی، مکرم حاتم خان صاحب معلم وقف جدید، مکرم شمس الدین خان صاحب معلم۔ مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم ماسٹر مشتاق احمد صاحب اور مکرم ماسٹر شیخ کلیم الدین صاحب پر مشتمل مرکزی وفد نے صوبہ اڑیسہ کی مختلف جماعتوں کا کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ جماعت احمدیہ سورو اور بھدرک تک محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی قائمقام ناظر دعوۃ و تبلیغ بھی وفد کے ساتھ رہے۔

جلسہ سالانہ کیرنگ کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز واپس تشریف لے گئے اور خاکسار کو امیر وفد مقرر کیا گیا۔ اس دورہ میں اڑیسہ کی تمام جماعتوں میں کامیاب جلسے منعقد ہوئے۔ جن کی رپورٹ درج ذیل ہے۔

جماعت احمدیہ سورو

مورخہ ۱۴/۲/۸۸ کو وفد سورو پہنچا مورخہ ۱۵/۲/۸۸ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز ایک جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم شیخ سجاد احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شیخ شمیم احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم شمس الدین خان صاحب، مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب خورشید، مکرم تراب علی صاحب بھانتی، خاکسار اور صدر جلسہ نے مناسب موقعہ تقاریر کیں۔ آخر پر مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب ناظم ضلع نے احباب جماعت اور مبلغین کا شکریہ ادا کیا۔ رات ۱۰½ بجے دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔ اس جلسہ میں بھدرک، بالسور، ہلدی پڑا اور باسدیو پور کے احباب نے بھی شرکت کی۔ جملہ حاضرین کی ضیافت کی گئی۔ مورخہ ۱۶/۲/۸۸ کو خاکسار کی زیر صدارت اطفال الاحمدیہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مختلف علمی مقابلے ہوئے۔ آخر پر خاکسار نے اطفال کو نصائح کیں۔

جماعت احمدیہ بھدرک

مورخہ ۱۷/۲/۸۸ کو اراکین وفد بھدرک پہنچے بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم وسیم احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور عزیز ناصر احمد زاہد کی نظم خوانی کے بعد مکرم حاتم خان صاحب، مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب خورشید، خاکسار شیخ عبدالحلیم نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ عزیز گوتم احمد، مکرم شیخ نسیم احمد صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ آخر پر صدر جلسہ نے خطاب کیا۔ اور مکرم ہارون رشید صاحب صدر جماعت نے مبلغین کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ احباب جماعت کے علاوہ کثیر تعداد میں مستورات نے شرکت کی۔ جملہ حاضرین کو جماعت کی طرف سے کھانا کھلایا گیا۔

اگلے روز وفد بالسور کے لئے روانہ ہوا۔ اور محترم امینی صاحب کلکتہ تشریف لے گئے۔

بالسور میں مکرم نورالدین عالم صاحب ڈی۔ ایس۔ پی اور مکرم قاری غلام مرتضیٰ خان صاحب کے گھر تربیتی امور سرانجام دے کر اگلے روز ہلدی پڑا روانہ ہوئے۔

جماعت احمدیہ ہلدی پڑا

مورخہ ۱۹/۲/۸۸ کو ہلدی پڑا پہنچ کر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے خطبہ جمعہ پڑھایا۔ بعد نماز مغرب سنکاپور کی احمدیہ مسجد کے عقب میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں بھدرک، سورو، بالیسور، گڑپڑا سے کثیر احباب اپنے زیر تبلیغ افراد لے کر شریک ہوئے۔

ٹھیک شام سات بجے زیر صدارت مکرم رحمت اللہ صاحب ناظم ضلع جلسہ کا آغاز مکرم شیخ معراج علی صاحب صدر جماعت کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شیخ قاسم صاحب کی نظم خوانی سے ہوا۔

مکرم رحمت اللہ صاحب معلم وقف جدید کی نظم خوانی کے بعد مکرم شمس الدین خان صاحب معلم وقف جدید، مکرم محمد رحمت اللہ صاحب معلم، خاکسار، مکرم خالد حسین صاحب، مکرم حاتم خان صاحب، مکرم غلام مجتبیٰ خان صاحب، مکرم شیخ وسیم احمد صاحب، مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ شیخ گوتم احمد، شیخ سجاد احمد نے نظمیں پڑھیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ رات گیارہ بجے جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اس جلسہ میں انچارج پولیس لبنہ اور پولیس کے کئی افراد نے شرکت کی۔ جنہیں لٹریچر دیا گیا۔ اور ضیافت کی گئی۔ جملہ حاضرین کے طعام کا انتظام کیا گیا۔

جماعت احمدیہ تاراکوٹ

مورخہ ۲۰/۲/۸۸ کی شام کو خاکسار کی زیر صدارت تاراکوٹ میں جلسہ کی کارروائی مکرم قاری غلام مرتضیٰ خان صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم محمد رحمت اللہ صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوئی۔ مکرم مولوی محمد معراج علی صاحب مبلغ سلسلہ نے خدام و انصار کا عہد دہرایا ازاں بعد خاکسار کے علاوہ مکرم قاری غلام مرتضیٰ خان صاحب، مکرم محمد رحمت اللہ صاحب معلم وقف جدید، مکرم مولوی محمد معراج علی صاحب، مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب، مکرم خالد حسین صاحب، مکرم شیخ کلیم الدین صاحب اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ مکرم مولوی شمس الدین خان صاحب معلم، مکرم مولوی بشیر الدین خان صاحب معلم نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ رات گیارہ بجے جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوگئی۔

اس جلسہ میں غیر از جماعت کے علاوہ غیر مسلم احباب نے بھی کثرت سے شرکت کی۔ غیر از جماعت احباب کے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ اس جلسہ میں بھی بھدرک، سورو، بالیسور سے کافی احباب نے شرکت کی جملہ حاضرین کو کھانا کھلایا گیا۔

شر پسند عناصر نے جلسہ کرکے شور و غوغا شروع کردیا۔ لیکن شرفاء نے اس کو ناپسند کیا آخر ان کو اپنا مائک بند کرنا پڑا۔ فالحمدللہ۔

جماعت احمدیہ کٹک

اگلے روز صبح ۱۰ بجے وفد کٹک پہنچا اور ایک غریب بچی کی شادی میں شرکت کی۔ بعد نماز مغرب مشن ہاؤس میں زیر صدارت مکرم عبدالباسط خان صاحب صدر جماعت احمدیہ ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب خورشید مبلغ سلسلہ، خاکسار شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ، مکرم سید فضل عمر صاحب سابق مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ اور مکرم سید سلیم احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔ جلسہ میں او۔ ایم۔ پی کے احباب نے بھی شرکت کی۔ مکرم سید ابوصالح صاحب سابق صدر جماعت نے وفد کو دوپہر کا کھانا کھلایا۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

جماعت احمدیہ کرڈاپلی

مورخہ ۲۲/۲/۸۸ کو بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم محمد صدیق صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرم ظفر الدین خان صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم احمد خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب، مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز، مکرم شمس الحق خان صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں اور مکرم شیخ عبداللہ صاحب نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ رات ۱۰½ بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اگلے روز بعد نماز مغرب گاؤں کے بیچ میں مکرم محمد صدیق صاحب صدر جماعت ہی کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب کی تلاوت کلام

پاک اور مکرم شیخ عبد اللہ صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود رضؓ کا متن پڑھ کر سنایا۔ جس کا اُڑیہ ترجمہ مکرم شمس الحق خان صاحب نے سنایا۔ ازاں بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز ؔ اور خاکسار نے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ رات ۱/۲ ۱۰ بجے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

کٹک وڈی پدر

مورخہ ۲/۴/۸۸ کو وفد کٹک وڈی پدر پہنچا۔ ٹھیک چار بجے گاؤں میں خاکسار کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم شہاب الدین خان صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم رسول خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم بشیر الدین خان صاحب معلم وقف عارضی۔ مکرم شمس الحق خان صاحب معلم نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ مکرم بشیر الدین خان صاحب اور مکرم شہباز خانصاحب نے نظمیں پڑھیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

12 may, 1988

ارکھ پٹنہ

شام سات بجے ارکھ پٹنہ (ہندو بستی) میں زیر صدارت مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شہاب الدین خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم رسول خان صاحب نے اُڑیہ نظم پڑھی ازاں بعد مکرم شمس الحق خان صاحب معلم، خاکسار شیخ عبد العلیم نے تقاریر کیں۔ اور مکرم ایجاب الحق خانصاحب، مکرم اسرائیل خانصاحب نے نظمیں پڑھیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ رات ۱۰ بجے اجلاس برخواست ہوا۔ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں ہندو بھائیوں نے شرکت کی۔ ان کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔

12 may 1988

جماعت احمدیہ کوٹ پلہ

ارکھ پٹنہ سے وفد کوٹ پلہ پہنچا تمام بستی والوں نے اسلامی نعروں سے وفد کا استقبال کیا اور گلپوشی کی۔ نماز ظہر کے بعد احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شمس الحق خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم روشن خان صاحب نے اُڑیہ نظم پڑھی مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے نصف گھنٹہ تقریر کی اجتماعی دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ معزز ہندو احباب کے علاوہ پردہ کی رعایت سے مستورات نے بھی شرکت کی۔

بابر سنگھ میں جلسہ

کوڈیپلہ سے ۱/۲ ۱ میل کے فاصلہ پر بہت بڑی ہندو بستی بابر سنگھ واقع ہے۔ مقامی احباب کے مشورہ سے جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز کی صدارت میں کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شیخ عبد اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کرڈاپلی کی نظم خوانی کے بعد مکرم بخشی خان صاحب، مکرم شمس الحق خانصاحب نے تقاریر کیں ازاں بعد جناب دیبا بندا بھو منتری صاحب نے تقریر کی۔ اور بعض اعتراض کئے۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں ان کے جوابات دیئے صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ رات ۱/۲ ۱۰ بجے اجلاس برخواست ہوا۔ جلسہ گاہ کی تیاری میں جماعت احمدیہ کرڈاپلی کے خدام نے تعاون کیا فجزاہ اللہ۔ اس جلسہ میں سات صد کے قریب ہندو بھائیوں نے شرکت کی۔ آخر پر ان کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے۔

جماعت احمدیہ پینکال

کوڈیپلہ سے فارغ ہو کر صبح ۱/۲ ۱۰ بجے پینکال پہنچے احباب جماعت نے والہانہ استقبال کیا مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے خطبہ جمعہ پڑھایا اور احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ مسجد کے سامنے میدان میں زیر صدارت مکرم محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی۔ صدر جماعت جلسہ عام منعقد ہوا۔ مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک، اور مکرم شہباز خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم نعیم احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب، مکرم شمس الحق خانصاحب مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اور مکرم غنی خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے نظم پڑھی۔ آخر پر صدر جلسہ نے مبلغین کا شکریہ ادا کیا۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ رات دس بجے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ مورخہ ۲۷/۲/۸۸ کی صبح کو نماز فجر کے بعد خاکسار نے درس دیا۔ سات بجے جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

جماعت احمدیہ سونگھڑہ کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ سونگھڑہ کی طرف سے دو روزہ تبلیغی جلسہ مورخہ ۲۷/۲۸ فروری کو بمقام عیدگاہ دھوبی ساہی میں منعقد ہوا۔ جس کے لئے سونگھڑہ کے محلہ جات میں بذریعہ لاؤڈ اسپیکر اعلان کیا گیا خدام و انصار نے اپنی مفوضہ ڈیوٹیاں احسن رنگ میں ادا کیں۔

پہلا اجلاس مورخہ ۲۷/۲/۸۸ کو سات بجے شام بعد نماز مغرب وعشاء پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم سید علاء الدین صاحب ثنا قادری منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم عبد الحکیم خانصاحب نے اُردو اور مکرم غلام حیدر خان صاحب نے اُڑیہ نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب کے بعد مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید نے اُڑیہ میں تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم پرنسپل صاحب جواہر لال نہرو کالج نے کی آخر پر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امن بخش تعلیمات پیش کیں۔ صدارتی خطاب کے بعد رات ۱۰ بجے اجلاس برخواست ہوا۔ احباب جماعت کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر مسلم بھائیوں نے جلسہ میں شرکت کی۔

دوسرا اجلاس مورخہ ۲۸/۲/۸۸ کو بعد نماز مغرب وعشاء اسی جلسہ گاہ میں زیر صدارت مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم عبد الجلیل خانصاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم سید ابو نصر تنویر احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد صدر جلسہ نے جلسہ کی اغراض بیان کیں ازاں بعد خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی عبد الوکیل صاحب نیاز انسپکٹر تحریک جدید، مکرم شمس الحق خان صاحب اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ مکرم مظفر احمد خان صاحب نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

جماعت احمدیہ کینڈرا پاڑا

مورخہ ۲۹/۲/۸۸ کو وفد کینڈرا پاڑا پہنچا بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم سید غلام ابراہیم صاحب صدر جماعت جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شیخ سخاوت صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے تقاریر کیں۔ اور شیخ فیروز الدین صاحب نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ رات دس بجے اجلاس برخواست ہوا۔

جماعت احمدیہ چودوار

مورخہ ۱/۳/۸۸ کو جماعت احمدیہ چودوار میں جلسہ کیا گیا۔ اس بستی کے تمام افراد ہندو و مسلمانوں کے علاوہ قریب و جوار کی جماعتوں کو دعوتی کارڈ بھیجے گئے۔ شام ۱/۲ ۷ بجے چندن منڈپ میں زیر صدارت مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب، مکرم شیخ عبد اللہ صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم شمس الحق خان صاحب، خاکسار شیخ عبد العلیم مکرم ماسٹر مشتاق احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ اور شیخ عبد اللہ صاحب نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد رات ۱/۲ ۱۰ بجے جلسہ برخواست ہوا۔

جلسہ میں غیر از جماعت بھائیوں کے علاوہ کیرنگ۔ کرڈاپلی۔ کٹک۔ سونگھڑہ کینڈرا پاڑا اور پینکال کے خدام نے شرکت کی۔

12 may 1988

جماعت احمدیہ گونڈیچہ پاڑا

مورخہ ۲/۳/۸۸ کو وفد گونڈیچہ پاڑا پہنچا ٹھیک تین بجے گاؤں کے "دلیس کوٹھ جیو پاڑی" گھر میں جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم کوشش نبی صاحب صاحب کی صدارت میں تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد

مکرم شمس الحق خانصاحب فخری نور رشلوم ساہو۔ خاکسار عبد الحلیم، مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔

مورخہ ۲۳-۴-۸۸ کو زیر صدارت مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب بھبنیشور میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت نظم خوانی کے بعد مکرم سید محمد سرور صاحب، مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب، مکرم شمس الحق خان صاحب۔ خاکسار شیخ عبد الحلیم، مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ غیر از جماعت احباب بھی شریک جلسہ ہوئے۔

مورخہ ۲۴-۴-۸۸ کو بعد نماز مغرب خاکسار کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم شمس الحق خان صاحب، مکرم ماسٹر مشتاق احمد صاحب، مکرم ماسٹر شیخ کلیم الدین صاحب مکرم مولوی شریف خانصاحب اور شری اُپیندر صاحب (ہندو دوست) اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ آخر میں بعض ہندو بھائیوں کے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ دعا کے ساتھ برخاست ہوا۔ اچھے جلسہ رہے خواست ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے بہترین نتائج مترتب فرمائے اور اس کے نیک اثرات ظاہر کرے۔ آمین

بقیہ اخبار احمدیہ صفحہ اوّل

عزیز موصوف اپنی درسگاہ "بینگلور انجینئرنگ کالج بنگلور" میں بھی دوئم قرار پائے ہیں۔ الحمد للہ۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کے لئے اس کامیابی کو ہر جہت سے بابرکت کرے۔ اور مزید اعلیٰ دینی اور دنیوی کامیابیوں کے حصول کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(ادارہ)

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE :- 275475 } CALCUTTA-700073
RESI :- 273903

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS
AUTHORISED DISTRIBUTORS AMBASSADOR · TREKKER BEDFORD - CONTESSA
AUTHORISED DEALERS PERKINS P...

تار کا پتہ:۔ "AUTOCENTRE"
ٹیلیفون نمبرز:۔ 28-5222 / 28-1652

آٹو ٹریڈرز

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول و ڈیزل کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

AUTO TRADERS,
18 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.
۱۸۔ میسنگو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ۔ جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCY
PLOT NO-6 - GROUND FLOOR, OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
BOMBAY - 400099
PHONE { OFFICE :- 6348179
RESI :- 629389

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE - 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
18. PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہو الناصر

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔

الرؤف جیولرز

۱۴۔ ...مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی فون ...

"سب سے اہم سب سے زیادہ بنیادی اور مرکزی چیز نماز ہے۔"
(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

AUTOWINGS,
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS. 600004
PHONE { 76360
74350

آٹو ونگز

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوحِيْ إِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ

(تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے)

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش کنندہ:- گرشن اے ایم احمد اینڈ برادرز سٹاکسٹ جیون ڈیلیرز، مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر:- 294

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

محتاج دعا:- اقبال احمد جاوید اینڈ برادران جے۔ سی۔ روڈ لائیٹرز اینڈ جے۔ ایف۔ انٹرپرائیزز

NO. 75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J. C. ROAD BANGALORE-560002
PHONE:- 228666

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایجنٹس ریڈیو۔ ٹی۔ وی اور ستارا پنکھے اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
6-ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM:- MOOSARAZA
PHONE:- 60555
BANGALORE-560002

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

SARA Traders.

WHOL SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS
SHOE MARKET NAYAPUL HYDERABAD
500002
PHONE NO. 522560

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۱)

ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشٹون، بون میل، سیٹیوں اور بارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۲/۴/۲ متصل کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

Karim Khan

"نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے!"

NIR ®
CALCUTTA-16

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ، ہوائی چپل، تیز پی وی سی پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!